بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد
حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ
حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ
اہلحدیث لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 46 | ۱۵ تا ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ 3 تا 9 جولائی 2015ء | شمارہ: 26

آپریشن ضربِ عضب
فوج کا کردار سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

روزہ
جدید میڈیکل سائنس کی نظر میں!

رمضان ... شہر القرآن!

قرآن وسنت کی روشنی میں

- افطاری کا وقت.....؟!
- بحالت روزہ بلغم نگلنا.....؟!
- بحالت روزہ بھول کر کھا پی لینا.....؟!

ماہِ رمضان... رحمت، مغفرت اور بخشش کا مہینہ!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

رمضان... شہر القرآن

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ)

''ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں۔ تم میں سے جو شخص اس ماہ کو پائے اسے روزے رکھنا چاہئیں۔ ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے ساتھ آسانی کرے، سختی نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے رحمت، بخشش اور عطا کے بہت سارے مواقع رکھے ہیں، وہ بندہ خوش نصیب ہے جو ایسے موقعوں سے فائدہ اٹھا لیتا ہے، ان عظیم مواقع میں سے ایک موقع ماہ رمضان کی صورت میں ہے جس کی فضیلت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ قرآن مجید کا نزول اس مہینہ میں ہوا اور جس رات میں اتارا گیا وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو ایک طرف تو سارے انسانوں کے لئے چیلنج ہے کہ جو اس کے رسول ﷺ کو نہیں مانتے ہیں وہ اس جیسا کلام پیش کریں، لیکن ساری دنیا اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہے کیونکہ جس طرح اللہ کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا، اسی طرح اللہ کی صفات کا بھی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا اور قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور اللہ کا کلام اللہ کی صفت ہے۔

دوسری طرف یہی قرآن لوگوں کے لئے ذریعہ ہدایت ہے، جو بھی مخلص ہو کر اس سے ہدایت کو تلاش کرتا ہے اسے ہدایت مل جاتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال وہ خوش نصیب ہیں جو باطل مذاہب کو چھوڑ کر دین حق، اسلام کو قبول کرتے ہیں ان کی اکثریت قرآن مجید سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنے والوں کی ہے۔ جس طرح قرآن مجید اور رمضان المبارک کا آپس میں گہرا تعلق ہے، اسی طرح ایک روزے دار کو بھی خاص طور پر اس ماہ مقدس میں قرآن مجید سے خاص تعلق قائم کرنا چاہیے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

روزے کی حفاظت

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ، فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ."] (متفق علیہ)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''انسان کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے کہ وہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔'' اور روزہ ایک ڈھال ہے پس جب تم میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو بے ہودہ باتیں نہ کرے، نہ شور و غل کرے، اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے تو کہہ دے میں تو روزے سے ہوں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشی کے موقعے ہیں جن میں وہ خوش ہوتا ہے۔ جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو اپنے روزہ کھولنے سے خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو روزہ کی جزا دیکھ کر اپنے روزے سے خوش ہو گا۔'' (بخاری و مسلم)

ذکر کردہ حدیث بڑی واضح ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ کا قول نقل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے روزے سے خوش ہو کر فرمایا تمہارے ہر عمل کا ثواب متعین ہے اور وہ ثواب فرشتے اس کے کھاتے میں لکھتے رہتے ہیں لیکن روزے کے متعلق فرمایا، چونکہ روزے کا براہ راست میرے اور بندے کے باہمی تعلق کا معاملہ ہے لہٰذا اس کا ثواب بھی میں ہی دوں گا۔ پھر روزے کی قبولیت کے لیے کچھ احکام بیان فرمائے کہ جب تم روزے سے ہو تو بے ہودہ گفتگو سے پرہیز کرو، غیر اخلاقی اور لچر گفتگو سے روزے کے ثواب میں کمی ہو جاتی ہے۔ اس حد تک محتاط رویہ اختیار کرنے کا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی تمہیں گالی دیتا ہے یا آپ سے لڑائی کرتا ہے تو اس کے جواب میں گالی دینے یا لڑائی کرنے کے بجائے اسے کہہ دو کہ بھائی میں روزے سے ہوں اور میرا روزہ مجھے سخت گوئی اور چیخ و پکار کرنے سے روکتا ہے۔ روزے دار کی اللہ کے ہاں بڑی قدر کی جاتی ہے حتیٰ کہ فرمایا: ''روزے دار کے منہ سے بھی بھوک اور پیاس کی بنا پر جو بدبو محسوس ہوتی ہے اللہ کے ہاں وہ کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔'' .... روزے دار اپنے روزے کو ہر قسم کی بے ہودگی سے محفوظ رکھے تاکہ تمام نعمتیں حاصل ہوتی رہیں۔

رمضان المبارک میں چند اہم واقعات!

رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دوسرے عشرہ میں داخل ہو چکا ہے۔ یہ مہینہ بڑی اہمیت وفضیلت کا حامل اور سب مہینوں سے افضل ہے۔ اس ماہ مبارک اور مختلف برسوں میں بہت سے ایسے واقعات رونما ہوئے جنہوں نے نہ صرف تاریخ انسانیت میں صحت مند انقلاب برپا کیا بلکہ تاریخ کا رخ موڑ دیا۔ ہم ان سطور میں اختصار کے ساتھ چند واقعات کا ذکر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کا تعارف ہی یوں کروایا ہے۔ ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ کہ ''اس ماہ مقدس میں قرآن مجید نازل ہوا۔'' جو عالم انسانیت کی رہنمائی اور رشد وہدایت کے لیے نسخہ کیمیا ہے اور جس نے انسان کو ضلالت وگمراہی کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی عطا کی۔ رمضان اور قرآن کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے ''هُدًى لِّلنَّاسِ'' اور ''شِفَآءٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ'' بنایا ہے۔ یہ کتاب ''صراط مستقیم'' اور راہِ ہدایت کو واضح کرتی ہے۔ قرآن مجید نے ہی یہ خبر دی ہے کہ رمضان کریم میں ایک ایسی بابرکت رات ہے جسے ''لیلۃ القدر'' کہتے ہیں۔ اس رات کی عبادت' ہزار مہینوں کی عبادت اور اجر وثواب پر سبقت رکھتی ہے۔ قرآن مجید ایسی کتاب الٰہی ہے جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے۔ اس میں زیر زبر کی تبدیلی بھی ناممکن ہے۔ اللہ پاک نے عالم کفر کو یہ چیلنج دے رکھا ہے کہ اگر تمہیں قرآن پاک کی صداقت میں کوئی شک ہے تو اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے تمام حواریوں اور مددگاروں کو بلا لو' تم اس کی مثل پیش کرنے سے قیامت تک بے بس اور عاجز رہو گے۔

۞ 17 رمضان المبارک 2ھ میں بدر کے مقام پر حق وباطل کے درمیان فیصلہ کن جنگ ہوئی۔ مشرکین بڑے لشکر اور ساز وسامان کے ساتھ تھے۔ اہل ایمان کی تعداد 313 تھی۔ مشرکین سے ابوجہل' عتبہ' شیبہ اور ولید سمیت ستر آدمی واصل جہنم ہوئے۔ جب لڑائی اپنے عروج پر پہنچی تو رسول اللہ ﷺ نے بڑی انکساری اور تضرع کے ساتھ دعا فرمائی کہ ''اے اللہ! اگر آج یہ گروہ ہلاک ہوگیا تو پھر تیری عبادت نہ کی جائے گی۔'' آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی ﴿اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ﴾ میں ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا جو آگے پیچھے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو فتح عظیم نصیب فرمائی اور اسلامی لشکر کا سب سے بڑا ہتھیار اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان' ان کی سچی محبت اور نصرت الٰہی پر یقین کامل تھا۔

۞ 8 رمضان المبارک 8ھ کو نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غزوۂ تبوک سے فتح یاب ہو کر مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ ۞ 20 رمضان المبارک 8ھ کو رسول اللہ ﷺ دس ہزار مجاہدین اسلام کی معیت میں مکہ مکرمہ میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوئے۔ یہ ایک فیصلہ کن معرکہ تھا۔ بت پرستی کا خاتمہ اور توحید کا بول بالا ہوا۔ امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ یہ وہ فتح مبین اور فتح اعظم ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو' اپنے رسول اللہ ﷺ کو' اپنے لشکر کو اور اپنے امانتدار گروہ کو عزت بخشی اور اپنے شہر کو اور اپنے گھر کو' جسے دنیا والوں کے لیے ذریعہ ہدایت بنایا ہے' کفار ومشرکین سے نجات دلائی۔ اس فتح سے آسمان والوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوئے اور روئے زمین کا چہرہ تابش وضو سے جگمگا اٹھا۔ 360 بت زمیں بوس اور پاش پاش کر دیئے گئے اور یہ آواز آنے لگی ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ یعنی ''حق آگیا اور باطل چلا گیا' باطل جانے والی چیز ہے۔''

مکہ مکرمہ میں پہنچ کر آپ ﷺ قریش سے مخاطب ہوئے' پوچھا' تمہارا کیا خیال ہے کہ میں آج تم سے

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
ماہ رمضان اور نیکیوں میں سبقت (خطبۂ حرم)	6
وقت سحری (رمضان المبارک میں) (نظم)	9
روزہ اور جدید میڈیکل سائنس	10
رمضان ..... اور تلاوت قرآن	14
ماہ رمضاء المبارک	16
روزہ ..... احکام ومسائل اور فضائل	17
ضرب عضب ..... کامیاب آپریشن	19
طب وصحت	20
علمائے کرام کا دورہ اندرون سندھ (رپورٹ)	23
اخبار الجماعہ	24

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

کیسا سلوک کرنے والا ہوں؟ سب نے کہا کہ آپ کریم ہیں اور کریم کی اولاد ہیں۔ آپ ﷺ سے صرف خیر اور بھلائی کی امید ہے۔ فرمایا: ''میں آج وہی کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا ﴿لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ﴾ ''آج میری طرف سے تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ جاؤ آج تم سب آزاد ہو۔'' رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان اور عفو عام فاتحین کے لیے تا قیامت مشعل راہ رہے گا۔

۞ 13 رمضان المبارک 15ھ کو امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فلسطین پہنچے تو بیت المقدس شہر کے نگران نے کنجی آپ کے حوالے کر دی۔ آپ نے شہر میں داخل ہو کر شہریوں کو جان و مال کی امان لکھ دی۔ ۞ یکم رمضان المبارک 20ھ کو مسلمانوں نے طارق بن زیاد کی کمان میں سپین کے شہر القوط کو فتح کر لیا اور سپین کا کمانڈر مسلمانوں کے ہاتھوں ہلاک ہوا۔ ۞ 10 رمضان المبارک 213ھ میں محمد بن قاسم نے دریائے سندھ کے کنارے راجہ داہر کی فوجوں پر فتح حاصل کی۔ ۞ 9 رمضان المبارک 213ھ کو مسلمان جزیرہ صقلی کے ساحل پر پہنچے اور اسلام پھیلانے کے لیے یہاں کا اقتدار سنبھال لیا۔

۞ 27 رمضان المبارک 1366ھ (14 اگست 1947ء) کو اسلامی جمہوریہ پاکستان معرض وجود میں آیا جس کا مقصد اس خطۂ ارض میں اسلامی اقدار کی فرمانروائی تھی۔ اسی لیے اسلامیان برصغیر نے اس کے قیام کے لیے جانی و مالی اور عزت و آبرو کی قربانیاں دی تھیں۔ افسوس کا مقام ہے 68 سال گزرنے کے باوجود اسلامی نظام کی صبح طلوع نہیں ہو سکی۔ یہی وجہ ہے کہ وطن عزیز بے شمار مسائل کی زد میں ہے۔ اگر ہم وطن عزیز میں امن و آشتی' خوشحالی و وسائل کی فراوانی چاہتے ہیں تو رمضان کریم کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنی پوری زندگی کو اسلام کے سانچے میں ڈھال دیں۔

اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے

منی پاکستان' کراچی کئی روز سے شدید گرمی کی زد میں ہے۔ (آج 24 جون) تک کی اطلاعات کے مطابق ایک ہزار سے زائد افراد موت کی آغوش میں جا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین! محتاط اندازے کے مطابق کراچی کی آبادی دو کروڑ سے زائد ہے۔ وہاں امن وامان' صحت' پانی' آلودگی اور دیگر بہت سے مسائل پیدا ہو چکے ہیں۔ ساحلی علاقہ ہونے کی وجہ سے کراچی کا موسم بڑا معتدل ہوا کرتا ہے۔ یہ پارکوں کا شہر تھا جو اب اجڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ درخت جن کا وجود بہت سے حوالوں سے مفید ہوتا ہے وہ بھی کاٹے جا رہے ہیں۔ دور دور تک نئی آبادیاں اور کالونیاں سر نکال رہی ہیں مگر وہاں سبزہ نظر نہیں آتا۔ حکومت کو کراچی کے تمام مسائل پر پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کراچی تو ایسا شہر ہے جو بھی وہاں پہنچا اس نے اپنا دامن پھیلا دیا۔ اب مختلف مسائل کی وجہ سے اس کی رونقیں ماند پڑ رہی ہیں۔ اللہ کرے اس کے مسائل جلد حل ہو جائیں۔

ضرب عضب آپریشن میں فوج کا کردار سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ امیر محترم ساجد میر

لاہور (پ۔ر) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ ملکی حالات کسی سیاسی محاذ آرائی کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ سابق آرمی چیف کو پروٹوکول دے کر رخصت کرنے والے زرداری موجودہ آرمی چیف کو آنکھیں نکال رہے ہیں۔ طالع آزما جرنیلوں کو نکال کر قوم فوج کے اقدامات کی تحسین کرتی ہے۔ ضرب عضب آپریشن میں فوج کا کردار سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں قوم' وطن اور عالم اسلام کی آزمائش اور مصیبتوں کے حل کے لیے خدا کے حضور خصوصی توبہ اور دعائیں کرے۔ اس امر کا اظہار سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے اپنے ایک ہفتہ کے سرکاری دورۂ سعودی عرب سے واپسی کے بعد جمعرات کی سہ پہر ایئرپورٹ پر استقبالی ذمہ داران وکارکنان سے گفتگو اور میڈیا سے خصوصی گفتگو کے دوران کیا۔ سینیٹر ساجد میر نے کہا کہ ان حالات میں جب پاک فوج اور فوجی قیادت تاریخ کے بدترین عمل دہشت گردی سے نبرد آزما ہے جب کہ ملک دشمن عناصر بھی فوج کے خلاف سرگرم عمل ہیں' فوج کی قیادت کو للکارنا دشمن کے عزائم کو پورا کرنے کے مترادف ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ فوجی جرنیلوں کے دور میں ملک کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑا اور خصوصاً مشرف کے دور میں شروع ہونے والی دہشت گردی نے وطن کو کھوکھلا کر کے رکھ دیا ہے۔ اب جب ضرب عضب آپریشن نے دہشت گردوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے تو پوری قوم اور حکومت فوج کے کردار کی معترف ہے۔ زرداری کا اچانک فوجی قیادت اور ملکی سیاسی نظام کے خلاف بولنا سمجھ سے بالاتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ حرمین شریفین کے محافظین اور عوام آج بھی پاکستان اور عوام کے بے حد قدر دان ہیں۔ وہ پاکستان کو اپنا دوسرا ملک سمجھتے ہیں اور حرمین شریفین میں پاکستان کی سلامتی کے لیے خصوصی دعاؤں میں مصروف ہیں۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں قوم خشوع وخضوع کے ساتھ وطن اور عالم اسلام کی مشکلات کے حل کے لیے خصوصی دعائیں کرے۔ روزے کا درس بھی رحمت الٰہی کا حصول' مغفرت اور جہنم سے خلاصی کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وطن کا قیام رمضان میں عمل میں آیا تھا' قوم رمضان میں ہی اس کی مضبوطی اور فتنوں سے چھٹکارے کی گڑگڑا کر دعا کرے۔ (محمد امجد اجمل۔ میڈیا ایڈوائزر)

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

بحالت روزہ بھول کر کھانا پینا

سوال میں روزے کی حالت میں تھا' بھول کر میں نے اپنے دوست سے پانی طلب کیا' اس نے پانی دیا اور میں نے اسے پی لیا' جبکہ میرے دوست کو علم تھا کہ میں روزے کی حالت میں ہوں۔ ایسے حالات میں کیا میرا روزہ صحیح ہے اور میرے دوست کی کیا ذمہ داری تھی؟

جواب بھول کر ممنوع کام کے ارتکاب پر کوئی مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے کوئی بھول یا چوک ہوگئی ہو تو ہم سے اس کا مؤاخذہ نہ کرنا۔'' (البقرہ:۲۸۶)

حدیث میں اس امر کی وضاحت ہے کہ بندوں کی اس دعا پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں نے ایسا ہی کیا۔'' (مسلم' الایمان:۱۲۶)

اس سے معلوم ہوا کہ بھول چوک اللہ کے ہاں معاف ہے' حدیث میں صراحت ہے کہ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو روزے دار بھول کر کھا پی لے تو اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔'' (بخاری' الصوم:۱۹۳۳)

لیکن بھول کر کھانے پینے والے کو جب یاد آئے کہ میں تو روزے کی حالت میں ہوں تو اسے فوراً کھانے پینے سے رُک جانا چاہیے حتی کہ اگر لقمہ یا پانی کا گھونٹ اس کے منہ میں ہو تو اسے باہر پھینک دینا ضروری ہے۔ کیونکہ یاد آنے کے بعد اس کا کوئی عذر قابل سماعت نہیں۔ ہمارے ہاں ایک غلط بات مشہور ہے کہ بھول کر کھانے پینے والے کو یاد نہیں کرانا چاہیے کہ تم روزے کی حالت ہو' کیونکہ اسے اللہ کھلا پلا رہا ہوتا ہے۔ حالانکہ جو شخص کسی روزے دار کو کھاتے پیتے دیکھے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اسے یاد دلائے کیونکہ یہ برائی سے روکنا ہے۔ بلاشبہ روزے دار کا حالت روزہ میں کھانا پینا برائی ہے اور حالت نسیان میں مؤاخذہ نہ ہونے کی وجہ سے قابل معافی ہے۔ لیکن دیکھنے والے کے لیے کوئی عذر نہیں' لہٰذا وہ اسے یاد دلائے اور کھانے پینے سے منع کرے۔ حدیث میں ہے: ''تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے مٹائے' اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے سمجھائے اور اگر اس کی بھی ہمت نہ ہو تو دل میں برا خیال کرے۔'' (مسلم' الایمان:۴۹)

صورت مسئولہ میں روزے دار کے دوست کو چاہیے تھا کہ وہ روزے دار کو پانی دینے کی بجائے اسے آگاہ کرتا اور یاد دلاتا کہ تم روزے سے ہو' چونکہ روزے دار نے بھول کر پانی پیا ہے اس لیے اس کا روزہ صحیح ہے البتہ اس کے دوست کو اپنی غلطی پر اللہ سے معافی مانگنا چاہیے۔ واللہ اعلم!

بحالت روزہ بلغم نگلنا

سوال میں بلغمی امراض کا شکار ہوں' بعض دفعہ میرے حلق یا منہ میں بلغم آ جاتی ہے اور میں اسے روزے کی حالت میں نگل لیتا ہوں' اس کے متعلق وضاحت کریں کہ اس سے روزہ متاثر تو نہیں ہوتا۔

جواب بلغم کے نگل لینے سے روزہ متاثر نہیں ہوتا' اس امر پر اہل علم کا اجماع ہے کہ بلغم اگر حلق میں ہے اور وہ منہ میں نہیں آئی تو اسے نیچا کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر بلغم منہ تک آ جائے تو اس کے متعلق اہل علم کے دو قول ہیں:

- بعض حضرات نے اسے کھانے پینے کے ساتھ ملایا ہے اور اس کے نگل لینے سے ان کے ہاں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
- جبکہ کچھ اہل علم نے اسے لعاب دہن کے ساتھ ملایا ہے اور اس کے نگل لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عطاء اور حضرت قتادہ سے نقل کیا ہے کہ روزہ دار اپنا تھوک نگل سکتا ہے۔ (بخاری' الصوم' باب نمبر ۲۷)

جب کسی معاملہ میں علماء امت کا اختلاف ہو تو کتاب وسنت کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ چنانچہ جب ہمیں کسی امر کے متعلق شک ہو کہ اس سے عبادت فاسد ہوتی ہے یا نہیں تو

قاعدے کے مطابق محض شک سے عبادت فاسد نہیں ہوگی' اس بناء پر ہمارا رجحان یہ ہے کہ بلغم نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ روزے دار کو چاہیے کہ وہ بلغم کو اپنے حال پر چھوڑ دے اور خود اسے منہ کی طرف نہ کھینچے اور اگر منہ میں آ جائے تو اسے باہر پھینک دے خواہ کوئی روزہ دار ہو یا نہ ہو۔ جہاں تک نگل لینے اور روزہ ٹوٹ جانے کا معاملہ ہے اس کی دلیل چاہیے۔ کتاب وسنت میں اس کے متعلق کوئی صراحت نہیں۔ اس مناسبت سے ہم احناف کا ایک عجوبہ نقل کرتے ہیں' علامہ عینی نے بخاری کے اس مقام کی شرح میں لکھا ہے: ''اگر روزہ دار نے منہ میں تھوک جمع کر کے نگل لیا تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ اگر کسی دوسرے کا تھوک نگل لیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا مگر اس پر کفارہ واجب نہیں اور اگر اس نے اپنے کسی محبوب کا تھوک نگل لیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اس پر کفارہ بھی واجب ہوگا کیونکہ وہ اسے مکروہ خیال نہیں کرتا بلکہ اس سے لذت اور سرور حاصل کرتا ہے۔'' (عمدۃ القاری: ج ۸' ص ۹۷)

ہم اس عجوبے پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتے' البتہ صورت مسئولہ میں اگر بلغم حلق کے نیچے ہو جائے یا کر لی جائے تو اس سے روزہ متاثر نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم!

رکعات تراویح کی تعداد

سوال ہمارے ہاں اکثر رمضان میں نماز تراویح کی تعداد کے متعلق جھگڑا ہوتا ہے' کوئی آٹھ کہتا ہے اور کسی کا بیس تراویح پڑھنے پر اصرار ہوتا ہے' اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا معمول کیا تھا' اس کی وضاحت کریں۔

جواب نماز تراویح کی تعداد کے متعلق فیصلہ کن حدیث درج ذیل ہے' حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رمضان میں قیام اللیل کیسا ہوتا تھا؟ آپ نے جواب دیا: ''رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زائد نہیں پڑھا کرتے تھے۔ آپ چار رکعت پڑھتے' ان کے خوبصورت اور لمبی ہونے کے متعلق تم مت پوچھو' پھر اسی کیفیت سے چار رکعت پڑھتے اس کے بعد تین رکعت پڑھتے۔'' (بخاری' التہجد: ۱۱۴۷)

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذوق وشوق کو دیکھتے ہوئے رمضان المبارک میں تین مرتبہ جماعت بھی کروائی' پھر فرضیت کے خطرے کے پیش نظر آپ نے جماعت کا اہتمام ترک کر دیا۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان تین راتوں میں بھی رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آٹھ رکعت پڑھائی اور وتر بھی پڑھائے۔'' (مختصر قیام اللیل: ص ۱۵۴)

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح باجماعت ادا کرنے کا اہتمام فرمایا جو آج تک جاری ہے۔ (بخاری' التراویح: ۲۰۱۰)

روایات میں اس بات کی صراحت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی سنت کے مطابق گیارہ رکعت پڑھانے کا اہتمام کیا تھا۔ چنانچہ سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ کو گیارہ رکعت نماز تراویح پڑھانے کا حکم دیا تھا۔ (بیہقی: ج ۱' ص ۲۹۳)

معلوم ہوا کہ نماز تراویح کی اصل اور مسنون تعداد وتر کے علاوہ آٹھ رکعت ہیں' البتہ اگر کوئی شخص بغیر سنت سمجھے محض ادائیگی نوافل کے طور پر زیادہ پڑھنا چاہے تو وہ پڑھ سکتا ہے مگر وہ گیارہ رکعت کے علاوہ دیگر تعداد کو سنت قرار دینے پر اصرار نہ کرے۔ لیکن یہ بات انتہائی افسوسناک ہے کہ ہم لوگ تراویح کی تعداد محل نزاع قرار دیتے ہیں لیکن ان کی کیفیتِ ادا کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جبکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قیام اللیل فرماتے تو آپ کی پنڈلیوں اور قدم پر ورم آ جاتا۔ (بخاری' التہجد: ۱۱۳۰)

اس بناء پر ہمیں تعداد تراویح کے ساتھ اس کی کیفیتِ ادا کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔

افطاری کا وقت

سوال کچھ لوگ غروب آفتاب کے بعد احتیاط کے طور پر مزید کچھ منٹ انتظار کر کے روزہ افطار کرتے ہیں' اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب جب سورج غروب ہو جائے اور مشرقی افق سے سیاہی نمودار ہو تو روزہ افطار کر دینا چاہیے' بلاوجہ تردد یا شک میں پڑ کر دیر نہیں کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب رات سامنے آئے یعنی مشرقی افق سے سیاہی نمودار ہو جائے' دن پلٹ جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ افطار کرنے کا وقت ہو گیا' اب روزے دار کو روزہ افطار کر دینا چاہیے۔'' (بخاری' الصوم: ۱۹۵۴)

جلدی کا مطلب یہ نہیں کہ آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے روزہ افطار کر لیا جائے بلکہ غروب آفتاب کا یقین ہونے کے بعد روزہ افطار کیا جائے' اسی میں خیر وبرکت ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''لوگ جب تک افطار میں جلدی کریں گے خیر وبرکت میں رہیں گے۔'' (بخاری' الصوم: ۱۹۵۷)

ایک دوسری حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''مجھے سب بندوں میں زیادہ محبوب وہ ہے جو روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتا ہے۔ واللہ اعلم

ماہِ رمضان اور نیکیوں میں سبقت

امام الحرم فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سعود الشریم حفظہ اللہ

مترجم —— جناب محمد اجمیل بھٹی/محمد عاطف الیاس —— نظرثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

لوگو! میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں، کیونکہ تقویٰ مؤمن کا حصار امن کا سامان ہے اور پیاس سے حفاظت ہے، ڈرنے والے کے لیے امن کا سامان ہے اور پیاسے کے لیے سیراب کر دینے والا جاں فزا مشروب ہے۔ کیا شک ہے کہ:

﴿إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ۝﴾ (ھود)

''انجام کار متقیوں ہی کے حق میں ہے۔''

اے مسلمانو! رمضان المبارک ایسا بابرکت مہمان آیا ہے کہ جس سے ملاقات کے لیے نیکوکار لوگوں کے دل بے تاب تھے۔ ایسا مہمان کہ جس نے اہلِ بصیرت کے دلوں میں گھر کر لیا ہے۔ چنانچہ اب وہ اس کا والہانہ استقبال کر رہے ہیں۔ یہ ایسا مہمان ہے کہ جس کی ملاقات سے پرہیزگاروں کو دلی بلندی نصیب ہوتی ہے اور دلوں کی بیماریاں دور ہوتی ہیں اور ان میں نور پھوٹ نکلتا ہے۔ یہ ایسا مہمان ہے کہ جس کے ساتھ ہر نیک صفت مانوس ہو جاتا ہے اور ہر بدطبع بے زار ہو جاتا ہے۔

مؤمنو! ایسا ماہ آیا ہے جس میں مساجد پرنور ہو جاتی ہیں اور ذکر وحمد کی آوازیں ان میں گونج اُٹھتی ہیں۔ ایسا ماہِ مبارک آیا ہے جو کامیابیوں اور عظیم معرکوں کا ماہ ہے، جو نفس، شہوت اور شیطان سے جہاد کا ماہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَ الْفُرْقَانِ﴾

(البقرۃ: 185)

''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔''

مسلمانو! امت اسلامیہ اس مبارک ماہ کا استقبال اس حال میں کر رہی ہے کہ اس وقت امت بیماریوں، مصیبتوں اور دل کی کدورتوں کا سامنا کر رہی ہے۔ جبکہ امت کی وحدت بکھر گئی ہے اور قربتیں نفرتوں میں تبدیل ہو گئی ہیں۔ خائن اب امین ٹھہرے ہیں اور امین خائن گنے جاتے ہیں، جھوٹے اب سچے ٹھہرے ہیں اور سچے کو جھوٹا کہا جا رہا ہے۔ ان بیماریوں کے علاج میں مصروفِ عمل امت رمضان المبارک کا استقبال کر رہی ہے۔ ایسے احوال میں ماہِ رمضان اس کی آمد، بھٹکنے کے بعد لوٹ آنے، کمزوری کے بعد قوت پانے اور غفلت کے بعد بیدار ہونے کا موقع ہے۔

اگر رمضان المبارک امت کے زخمی ماضی اور طاقت، سمجھ داری اور عقلمندی سے مالا مال مستقبل کے درمیان فیصلہ کن مرحلہ نہ بنا اور امت نے اس موقع کو غنیمت نہ جانا تو پھر رمضان سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل ہونے والا نہیں۔

اگر رمضان المبارک امت کے زخمی ماضی اور طاقت، سمجھ داری اور عقلمندی سے مالا مال مستقبل کے درمیان فیصلہ کن مرحلہ نہ بنا اور امت نے اس موقع کو غنیمت نہ جانا تو پھر رمضان سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل ہونے والا نہیں۔

یہ مہینہ، زندگی کی زیب وزینت سے دلوں کو پاک صاف کرنے کا مہینہ ہے۔ یہ بھوک اور پیاس کے ذریعے نصیحت والا مہینہ ہے۔ یہ ماہِ مبارک جانوروں کی طرح شہوتِ نفس کی پیروی سے روکتا ہے۔ یہ مہینہ، سنجیدگی کے ساتھ نفس کے محاسبہ کا مہینہ ہے۔ یہ بداخلاقی اور برائی سے چھٹکارا حاصل کر لینے کا مہینہ ہے۔

یہ مہینہ، گناہوں سے آزادی کا مہینہ ہے، شیطان کی چالوں اور اس کے سواروں اور پیادوں سے دفاع کا مہینہ ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيهِمْ ۚ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۝﴾ (النسآء)

''شیطان ان لوگوں سے وعدہ کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے، مگر شیطان کے سارے وعدے بجز فریب کے اور کچھ نہیں ہیں۔''

اللہ کے بندو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اعمال صالحہ کی انجام دہی کا حق تمام لوگوں کو یکساں دیا ہے۔ اس لیے روزے تمام لوگوں پر فرض کیے گئے ہیں۔ یہ صرف امیروں پر نہیں، صرف غریبوں پر بھی نہیں، صرف عبادت گزاروں پر ہی نہیں، بلکہ یہ تمام امت پر فرض ہیں۔ یہ روزے عبادت گزاروں کے دل کا سکون ہیں، امیروں کی تجارت اور ذاکروں کی خلوت ہیں اور ہر شخص کے لیے حسب استطاعت اس میں حصہ ہے۔ مالدار کے لیے بھی اس میں حصہ ہے، غریب کے لیے بھی اس میں حصہ ہے، قرآن پڑھنے والے کے لیے بھی اس میں حصہ ہے اور قیام کرنے والے کا بھی اس میں حصہ ہے۔

تاہم یہ جان لینا چاہیے کہ اس عظیم عبادت کا مقصد پرہیزگاری پیدا کرنا ہے اور یہی روزوں کا اصلی مقصد ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝﴾

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے فرض کر دیے گئے، جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروؤں پر فرض کیے گئے تھے، اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔'' (البقرۃ)

اللہ کے بندو! شیطانوں کے بندھ جانے اور روزے کے ذریعے شہوتِ نفس توڑ ہونے کے علاوہ بھی

رمضان میں بڑی عظیم اور اعلیٰ صفت ہے، جس میں نیکوکار لوگ مسابقت کرتے ہیں، وہ اعلیٰ خصلت' رحم دلی اور بھائی چارے کی خوبی ہے۔ جو رمضان کے ایام میں اپنے عروج پر ہوتی ہے۔ یہ صفت نفس کو پاک اور طبیعت کو نرم کرنے پر اکساتی ہے اور یوں روزہ دار اپنے خطا کار نفس سے بڑھ کر لوگوں کی عزت کرنے لگتا ہے اور اس طرح وہ بڑا پن دکھاتے ہوئے دوسروں سے بہتر ہو جاتا ہے، پھر ایسا عظیم النفس بلا تکبر وفخر نفس کی گندگی سے پاک ہو جاتا ہے اور اسی میں اس کی عظمت ہے۔

اور جب نفسِ انسانی عظمت کو چھونے لگتا ہے تو پھر مال و دولت بے معنیٰ ہو جاتی ہے۔ عطا اور سخاوت آسان ہو جاتی ہیں۔ عظیم دل کا مالک، بخیلی کا شکنجہ پاش پاش کر ڈالتا ہے اور خودنمائی کو دبا دیتا ہے اور یوں وہ بخیلی، ناپسندی، حرص، عجز اور ٹال مٹول کے شکنجے توڑ ڈالتا ہے۔ تدبر وتمعن کے ساتھ نبی ﷺ کے اس فرمان کو سنتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں کچھ ایسے کمرے ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔'' صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! وہ کس کے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کمرے اچھے بول بولنے والوں، کھانا کھلانے والوں اور رات میں جب لوگ سو رہے ہوں، اس وقت نماز ادا کرنے والوں کے ہیں''۔ (مسند احمد' ترمذی)

اے مسلمانو! روزہ دارو! قیام کرنے والو! اگر رمضان المبارک کی ہیبت اور حرمت مدنظر نہ ہو، اللہ کی حدود کا خیال نہ ہو اور اس کی حرمت پامال کرنے والی اور اس سے پھیر دینے والی اشیا سے پرہیز آدمی کی اولین ترجیح نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نفس کی گندگی اس ماہ کی حرمت اور اس کے روحانی ماحول کو آلودہ کر دیتی ہے اور بے مقصد تضادات کا ماحول پیدا کر دیتی ہے۔ پھر ٹی وی چینلز میں حیاء و پاکدامنی کو گدلانے والی اشیاء دکھانے، بے حیائی کو عام کرنے اور برائی کو عجیب ڈھٹائی کے ساتھ پیش کرنے میں حیرت انگیز طور پر بدترین مقابلہ ہوتا نظر آتا ہے۔ اس طرح وہ عفت وحیا ختم کرنے سے پہلے دین کو ختم کر ڈالتے ہیں۔ ایسا فحش مواد پیش کیا جاتا ہے جو آنکھوں اور کانوں کو ورغلاتا اور انہیں دائرۂ فحش میں لیجاتا ہے۔ اس طرح میڈیا میں رمضان المبارک کو تفریح' کھیل کود اور بدنظمی کا ماہ بنانے کی مذموم کوشش کی جاتی ہے۔ اس میں وہ اخلاقیات سے عاری فلمیں دکھاتے ہیں جو اصلاح نہیں فساد پیدا کرتی ہیں، دلوں کو جمع نہیں منتشر کرتی ہیں۔ گویا ان کا کردار بندھے ہوئے شیطانوں کے وکیل کا ہو جاتا ہے کہ اس کی طرف سے اس مبارک ماہ کی فضائے اقدس کو یہ پورا زور لگا کر خراب کرتے ہیں۔ نہ جانے ایسے لوگ ماہ مبارک کی حرمت پامال کرنے کی سزا سے کیونکر غافل ہو جاتے ہیں؟ یہ ایسے اعمال کرتے ہیں جو رمضان اور غیر رمضان میں یکساں حرام ہیں۔ یہ آپ ﷺ کے اس قول کو کیوں نہیں سمجھتے کہ: ''جو جھوٹ بولنے، اس پر عمل کرنے اور بداخلاقی کرنے سے باز نہ آئے تو اللہ کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔'' (متفق علیہ)

اے امت کی عبادات کے موسموں کے لٹیرو! اللہ سے ڈرو! برکت اور رحمت بھرے اس ماہ کی فضا خراب کرنے اور لوگوں کا دھیان ہٹانے سے باز آ جاؤ۔ اگر عبادت اور اخلاق کے معاملہ میں یہ اذیت رسائی نہیں تو پھر بتا دیجیے کہ اذیت رسائی ہے کیا؟ اور اگر یہ زیادتی نہیں تو بتا دیجیے کہ زیادتی کیا ہے؟

''جو جھوٹ بولنے، اس پر عمل کرنے اور بداخلاقی کرنے سے باز نہ آئے تو اللہ کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔'' (متفق علیہ)

نیکوکاروں نے روزہ، طاعت اور ذکر کو ترجیح دی ہے اور انہوں نے اخلاق کی عمارت گرا دینے اور اہل ایمان کو اذیت پہنچانے کی ٹھان لی ہے۔ نیکوکاروں نے رحمتیں اور برکتیں سمیٹنے اور حدود الٰہی کی پابندی کرنے کو ترجیح دی ہے جبکہ انہوں نے اس مبارک ماہ کی حرمت پامال کر کے اور اہل ایمان کو اذیت دے کر ناکامی ونامرادی اختیار کی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝﴾ (الاحزاب)

''اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں اُنہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔''

اللہ اس پر رحم فرمائے جو روزہ رکھے تو حیا اور عفت کو بھی ملحوظ رکھے اور قیام کرے تو رجوع اور خضوع سے کرے۔ جو اللہ کے اس قول کو مدنظر رکھے۔

﴿اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝﴾ (الشوریٰ)

''مان لو اپنے رب کی بات قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس کے ٹلنے کی کوئی صورت اللہ کی طرف سے نہیں' اُس دن تمہارے لیے کوئی جائے پناہ نہ ہوگی اور نہ کوئی تمہارے حال کو بدلنے کی کوشش کرنے والا ہوگا۔''

دوسرا خطبہ:

حمد وثناء کے بعد!

اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈر جاؤ۔ خوب جان لو کہ ماہِ رمضان اللہ کی محبت کے لیے دلوں کو الگ کر لینے، دلوں کے تزکیہ اور تہذیب کا مہینہ ہے۔ دلوں کو نورانیت سے منور کرنے کا مہینہ ہے، کیونکہ جو دل کسی اور کی محبت میں مشغول ہو وہ اللہ کی محبت کے لیے آمادہ نہیں ہو سکتا۔ جس شخص کا دل دنیا کی مصروفیت اور مشغولیت میں لگا ہو وہ اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ حالانکہ یہ ایسا موسم بہار ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

جبکہ بابرکت ماہِ رمضان دعا اور لمبے قیام کا مہینہ ہے تو دینی غیرت رکھنے والے مومن کو چاہیے کہ دنیا کی کوئی مصروفیت اسے رمضان میں دعا اور قیام سے روکنے نہ پائے، تاکہ وہ ان خوش نصیب لوگوں میں شامل ہو جائے جن کی دعائیں ان کا رب قبول کرتا ہے۔ وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے روزوں کی آیات کے درمیان راہنمائی فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ)

''اور جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو (آپ کہہ دیں) میں یقیناً قریب ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا و پکار کو سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں تو ان پر لازم ہے کہ وہ میری آواز پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ نیک راستہ پر آجائیں۔''

اس آیت میں دعائے مستجاب سے مراد اللہ سے ڈرنے والے گریہ زاری کرنے والے کی دعا ہے، جسے اپنی دعا کی قبولیت کا پورا یقین ہوتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

''خوب جان لو یقیناً اللہ تعالیٰ غافل اور مشغول دل سے مانگی ہوئی دعا قبول نہیں کرتا۔'' (ترمذی)

اس کے بعد اے مومن روزہ دارو! خبردار رہو کہ تم اس بابرکت مہینے میں نہایت شفقت کرنے والے، بے حد سخی، بہت قریب اور انتہائی محبت کرنے والے رب کی طرف متوجہ ہونے والے ہو۔ جس کے ہاتھ بخشش و عطا سے لبریز ہیں۔ رات دن خرچ کرتے چلے جانا اس میں چنداں کمی کا باعث نہیں بنتا۔ وہ رات کو اپنا دست مبارک پھیلاتا ہے تاکہ دن کو غلطیاں کرنے والا توبہ کرلے اور دن کو اپنا دستِ مبارک کھولتا ہے تاکہ رات کا خطا کار توبہ کرلے۔ وہ توبہ کرنے اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ اسے اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بڑھ کر خوشی ہوتی ہے جس کی سواری تباہ کن صحراء میں گم ہوگئی ہو اور پھر اچانک اسے مل جائے۔

لہٰذا اس مبارک مہینے میں اپنی محنت و محبت اپنے رب کو دکھا دو، اس سے پہلے کہ یہ مبارک موتیوں کی لڑی بکھر جائے اور اس کی بابرکت راتیں اور دن ختم ہوجائیں کیونکہ یہ مبارک مہینہ ہاتھوں سے نکلنے میں اس اونٹ سے بھی زیادہ تیز رفتار ہے جس کی رسی ٹوٹ گئی ہو۔ ابھی لوگ ایک دوسرے کو ماہِ مبارک کی مبارکباد دے رہے ہوں گے اور پھر اس کے فراق پر ایک دوسرے کو تسلی دیتے دکھائی دیں گے۔

اس دوران کچھ لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہوں گے، کچھ میانہ رو اور کچھ نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہوں گے۔

کیونکہ جو چیز شروع ہوجائے وہ کم ہوجاتی ہے اور جو مکمل ہوجائے وہ ختم ہوجاتی ہے۔

﴿وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝﴾ (یٰسین)

''اور (ایک نشانی) چاند بھی ہے جس کی ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ (آخر میں) کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہوجاتا ہے۔''

خبردار! ہر شخص صبح کے وقت اپنے آپ کو فروخت کرتا ہے، یا تو وہ نجات پاکر اپنے آپ کو آزاد کرالیتا ہے یا پھر خسارہ پانے والوں میں شامل ہوکر برباد ہوجاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝﴾ (الزمر)

''کہہ دیجیے کہ اصلی خسارے والے تو وہ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن خسارے میں ڈالا آگاہ ہوجاؤ کہ یہی کھلا ہوا خسارہ ہے۔''

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما دے۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا کردے۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو قوت و طاقت عطا کر دے۔ شرک اور مشرکوں کو ناکام و نامراد کردے۔

بقیہ ماہ رمضان المبارک

سنن ابن ماجه)

''جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرواتا ہے تو روزہ دار کے اجر میں تھوڑی سی بھی کمی کیے بغیر اسے برابر کا اجر و ثواب ملے گا۔''

عمرہ کرنا:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک انصاری عورت سے کہا:

[فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً، أَوْ حَجَّةً مَعِيَ.] [مسلم: ۱۲۵۶/۶۲۲]

''پس رمضان میں عمرہ کرنا (اجر و ثواب میں) حج کرنے کے برابر ہے، یا (یہ فرمایا:) میرے ساتھ حج کرنے کے مترادف ہے۔''

آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر تلاش کرنا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.] (البخاری: ۲۰۱۷)

''رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔''

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

[كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ.] (البخاری: ۲۰۲۴)

''جب (رمضان کے آخری) دس دن شروع ہوتے تو نبی کریم ﷺ (عبادت کے لیے) کمر بستہ ہوجاتے، ان راتوں میں خود بھی جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے تھے۔''

اعتکاف کرنا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

[أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.] (مسلم: ۱۱۷۱)

''کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔''

صدقہ فطر کی ادائیگی:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

[فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ، مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ زَكٰوةٌ مَقْبُوْلَةٌ، وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِّنَ الصَّدَقَاتِ.] (ابوداؤد، ابن ماجه)

''رسول اللہ ﷺ نے روزے کو لغو اور نامناسب باتوں (کے گناہ) سے پاک کرنے کیلئے اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کے لئے صدقہ فطر فرض کیا۔ جس نے نماز (عید) سے پہلے یہ ادا کردیا، اس کا یہ قبول شدہ صدقہ ہے اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا تو وہ ایک عام صدقہ ہے (صدقہ فطر نہیں)۔''

وقتِ سحری (رمضان المبارک میں)

سکوت کتنا دل نشیں کہیں کوئی صدا نہیں
خموش سا جہان ہے خموش آسمان ہے
خموش ساری بستیاں چہار سو ہیں مستیاں
نہ جرس ہے نہ قافلہ نہ منزلیں نہ فاصلہ
وہ اخترانِ آسماں وہ رازِ شب کے رازداں
تھکے ہوئے ہیں جاگ کر اِدھر اُدھر وہ بھاگ کر
صبا پھرے نشہ لیے جلو میں میکدہ لیے
ہر اک ہے مست جابجا کسی کی چشمِ ناز میں
اثر ہے کیسا ساز میں ہے کسی کی بے صدا

کہوں نہ کیوں میں برملا
کسی نے جادو کر دیا

وہ پاک باز بیٹیاں وہ پردہ دار بیٹیاں
وہ سر پہ بار لے اُٹھیں وہ فکرِ کار لے اُٹھیں
پر ان کا اُٹھنا فرض ہے غضب کی نیند توڑنا
وہ سر پہ بار لے اُٹھیں گھرانے بھر کا قرض ہے
زباں پہ اُس کا نام ہے وہ فکرِ کار لے اُٹھیں
وضو کیا کھڑی ہوئیں سنوارتا جو کام ہے
دعاؤں سے فراغتیں وہ رحمتوں میں گھر گئیں
ہے فکر ان کو اب یہی طعام کی ہیں کوششیں
سبھی کو پھر کم،، کہ روزہ رکھ لے ہر کوئی
،،ہے وقت جگا دیا بتا دیا

یہ کیا ہوا جہان سارا جاگ اٹھا
جواں ہیں آنکھیں یہ کیا ہوا ضعیف کھانستے اُٹھے
ہے ذکر رب زبان پر گونجی کس قدر
حضور کا بھی نام ہے فضائیں درود ہیں
ہے مغفرت زبان زد بخششیں ہے زبان زد
سبھی ہیں مل کے کھا رہے ہے وقت کم،، بتا رہے
ہوئی ہیں دُور کلفتیں کہاں گئیں شقاوتیں
وفاؤں پر بہار ہے بہار خود نثار
نثار رب کی رحمتیں ہوئیں فرار رحمتیں ہے
اذاں ہوئی اذاں ہوئی
نہ کھائے کھانا اب کوئی

اذاں کے ساتھ رک گئے سبھی کے ہاتھ رُک گئے
خدا کے گھر کو سب چلے سجے ہیں سارے راستے
مسرتیں مسرتیں بھری ہوئی ہیں مسجدیں
عبادتیں سعادتیں تلاوتیں حلاوتیں
جبیں بشر کی جھک گئی گھڑی وہیں پہ رک گئی
خدا کہے کہ مانگ لو کوئی نہ تشنہ کام ہو
وہ نفرتیں حقارتیں نفس کی شرارتیں
عداوتیں بھی چھوڑ دیں وہ نفرتیں بھی چھوڑ دیں
خدا کے دین نے کیا بہم یہاں شہ و گدا

یہ مرا کنز دیکھنا
سکون کہ مسجدیں ہیں

محمد سعید وساویوالا

روزہ اور جدید میڈیکل سائنس

تحریر
جناب پروفیسر عبدالعظیم جانباز

انسان کا مقصدِ تخلیق عبادتِ الٰہی ہے اور عبادت کا مقصدِ وحید تقویٰ وللّٰہیت کا حصول ہے۔ عبادت اگر بطور عادت کی جائے تو اس سے محض ثواب ملتا ہے، تقویٰ اور روحانیت کے فیوض وبرکات حاصل نہیں ہوتے اور اگر یہی عبادت صدق واخلاص اور [اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ] کے شعور سے کی جائے تو اِنسان قرب ومعیت کے اس مقام پر فائز ہوتا ہے جہاں سے ﴿اِرْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً﴾ کی ایمان افروز صدائیں آنے لگتی ہیں۔ اسلام کی ہر عبادت، ہر حکم میں بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہیں اور اہل علم نے اپنے اپنے علم کے مطابق انہیں بیان بھی فرمایا ہے۔ اسی طرح سائنس کی ترقی سے بھی ایسے احکام اسلامیہ کی حکمتوں کے ایسے ایسے گوشے کھلے ہیں جو اب تک عام لوگوں پر نہاں تھے۔ روزے سے متعلق سائنسی حقائق کا علم اللہ رب العالمین نے نبی مکرم ﷺ کو چودہ سو سال پہلے ہی عطا فرما دیا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: [صُوْمُوْا تَصِحُّوْا] یعنی ''روزہ رکھو صحت مند رہو گے۔'' روزہ جہاں سابقہ گناہوں کی بخشش کا سبب بنتا ہے وہاں طبی نقطۂ نظر سے بھی انسانی صحت کے لیے نہایت ضروری ہے، اس وقت دنیا میں ایسے بہت سے مراکز کا قیام عمل میں آچکا ہے جہاں سالہا سال کی سائنسی تحقیقات کے ذریعے ڈاکٹر حضرات اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ بعض خاص قسم کے مریضوں کو بھوکے رکھ کر کئی ایک امراض کا علاج کیا جاسکتا ہے۔

جسم انسانی ایک حیاتیاتی مشین:

جسم درحقیقت ایک مشین کی طرح ہے، اسے ہم حیاتیاتی مشین (Biological Machine) کہہ سکتے ہیں کہ یہ حیاتیاتی مشین بھی اسی طرح کام کرتی ہے جس طرح دوسری مشینیں کام کرتی ہیں۔ اس مشین کو بھی دیگر مشینوں کی طرح سرویسنگ (Servicing) اوور ہالنگ (Over hauling) اور ٹیوننگ کی ضرورت ہوتی ہے، تاکہ اس سے صحیح اعمال صادر ہوں۔ اسی لیے اس مشین کے خالق نے روزہ فرض کیا ہے تاکہ اس کا جسم اور اعمال پاک وصاف ہوں۔ جیسے جیسے طبی علم نے ترقی کی اس حقیقت کا علم بتدریج حاصل ہوا کہ روزہ تو ایک طبی معجزہ بھی ہے۔

آیئے! اب اس طبی معجزے کو سائنسی تناظر میں دیکھیں کہ روزہ کس طرح ہمیں جسمانی بیماریوں سے بچنے میں مدد دیتا ہے۔

روزے کے نظامِ ہضم پر اثرات:

نظامِ ہضم ایک دوسرے سے قریبی طور پر ملے ہوئے بہت سے اعضاء پر مشتمل ہوتا ہے۔ اہم اعضاء جیسے کہ منہ (Mouth) اور جبڑے میں لعابی غدود (Salivery Glands)، زبان (Tongue)، گلا (Throat) مقوی نالی (Alimentary Canal) یعنی گلے سے معدہ تک خوراک لے جانے والی نالی، معدہ (Stomach)، بارہ انگشت آنت، جگر (Liver) اور لبلبہ (Pancrears) اور آنتوں (Intestines) کے مختلف حصے وغیرہ تمام اس نظام کا حصہ ہیں۔ اس نظام کی اہم بات یہ ہے کہ یہ سب پیچیدہ اعضاء خود بخود ایک کمپیوٹر نظام سے عمل پذیر ہوتے ہیں۔ جیسے ہی ہم کچھ کھانا شروع کرتے ہیں یا کھانے کا ارادہ ہی کرتے ہیں یہ پورا نظام حرکت میں آجاتا ہے اور ہر عضو اپنا مخصوص کام شروع کر دیتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ سارا نظام چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر ہونے کے علاوہ اعصابی دباؤ اور غلط قسم کی خوراک کی وجہ سے ایک طرح سے گھس جاتا ہے۔ روزہ ایک طرح اس سارے نظام ہضم پر ایک ماہ کا آرام طاری کر دیتا ہے، مگر درحقیقت اس کا حیران کن اثر بطورِ خاص جگر (Liver) پر ہوتا ہے، کیونکہ جگر کے کھانا ہضم کرنے کے علاوہ پندرہ مزید عمل بھی ہوتے ہیں۔ یہ اس طرح تھکان کا شکار ہوجاتا ہے جیسے ایک چوکیدار جو ساری عمر سے پہرے پر کھڑا رہے۔ اس کی وجہ سے صفراء (Bile) کی رطوبت جس کا اخراج ہاضمہ کے لیے ہوتا ہے مختلف قسم کے مسائل پیدا کرتا ہے اور دوسرے اعمال پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

دوسری طرف روزے کے ذریعے جگر کو چار سے چھ گھنٹوں کے لیے آرام مل جاتا ہے اور یہ روزے کے بغیر قطعی ناممکن ہے۔ کیونکہ بے حد معمولی مقدار کی خوراک یہاں تک کہ ایک گرام کے دسویں حصہ کے برابر بھی اگر معدہ میں داخل ہو جائے تو پورے نظام کا کمپیوٹر اپنا کام شروع کر دیتا ہے اور جگر فوراً مصروفِ عمل ہو جاتا ہے۔ سائنسی نقطۂ نظر سے یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ اس آرام کا وقفہ ایک سال میں ایک ماہ تو لازمی ہونا چاہیے۔

جدید دور کا انسان جو اپنی زندگی کی غیر معمولی قیمت مقرر کرتا ہے، متعدد طبی معائنوں کے ذریعے اپنے آپ کو محفوظ سمجھنا شروع کر دیتا ہے، لیکن اگر جگر کے خلیے کو قوت گویائی حاصل ہوتی تو وہ ایسے انسان سے کہتا کہ ''تم مجھ پر ایک عظیم احسان صرف روزے کے ذریعے ہی کر سکتے ہو''۔

جگر روزے کی برکات میں سے ایک وہ ہے جو خون کے کیمیائی عمل پر اس کی اثر اندازی سے متعلق ہے۔ جگر کے انتہائی مشکل کاموں میں ایک کام اس توازن کو برقرار رکھنا بھی ہے جو غیر ہضم شدہ خوراک اور تحلیل شدہ کے درمیان ہوتا ہے۔ اسے یا تو ہر لقمہ کو اسٹور میں رکھنا ہوتا ہے یا پھر خون کے ذریعے سے ہضم ہو کر تحلیل ہو جانے کے عمل کی نگرانی کرنا ہوتی ہے۔ روزے کے ذریعے جگر توانائی بخش کھانے کے اسٹور کرنے کے عمل سے بڑی حد تک آزاد ہو جاتا ہے۔ اس طرح جگر اپنی توانائی خون میں گلوبلن (Globulin) جو جسم کے محفوظ رکھنے والے (Immune) سسٹم کو تقویت دیتا ہے، کی پیداوار پر صرف کر سکتا ہے۔ روزے کے ذریعے گلے اور خوراک کی نالی کے بے حد حساس اعضاء کو جو آرام نصیب ہوتا ہے اس تحفہ کی کوئی قیمت ادا نہیں کی جاسکتی۔

انسانی معدہ روزے کے ذریعے جو بھی اثرات حاصل کرتا ہے وہ بے حد فائدہ مند ہوتے ہیں، اس ذریعے سے معدہ سے نکلنے والی رطوبتیں بھی بہتر طور پر متوازن ہو جاتی ہیں، اس کی وجہ سے روزے کے دوران تیزابیت (Acid) جمع نہیں ہوتی۔ اگرچہ عام قسم کی بھوک سے یہ بڑھ جاتی ہے، لیکن روزے کی نیت اور مقصد کے تحت تیزابیت کی پیداوار رک جاتی ہے۔ اس طریقے سے معدہ، پٹھے اور معدہ کی رطوبت پیدا کرنے والے خلیے رمضان کے

مہینے میں آرام کی حالت میں چلے جاتے ہیں۔ جو لوگ زندگی میں روزے نہیں رکھتے ان کے دعوؤں کے برخلاف یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ایک صحت مند معدہ شام کو روزہ کھولنے کے بعد زیادہ کامیابی سے ہضم کا کام سرانجام دیتا ہے۔

روزہ آنتوں کو بھی آرام اور توانائی فراہم کرتا ہے۔ یہ صحت مند رطوبت کے بننے اور معدہ کے پٹھوں کی حرکت سے ہوتا ہے۔ آنتوں کی شرائن کے غلاف کے نیچے (Endothelium) محفوظ (Immune) رکھنے والے نظام کا بنیادی عنصر موجود ہوتا ہے، جیسے انتڑیوں کا جال، روزے کے دوران ان کو نئی توانائی اور تازگی حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح ہم ان تمام بیماریوں کے حملے سے محفوظ ہو جاتے ہیں جو ہضم کرنے والی نالیوں پر ہو سکتے ہیں۔

روزے کے دورانِ خون پر اثرات:

دن میں روزے کے وقت دورانِ خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے، یہ اثر دل کو انتہائی فائدہ مند آرام مہیا کرتا ہے۔ زیادہ اہم یہ بات ہے کہ خلیوں (Cells) کے درمیان مائع (Intercellular) کی مقدار میں کمی کی وجہ سے پٹھوں (Tissues) پر دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ پٹھوں پر دباؤ یا عام فہم میں ڈائسٹالک دباؤ (Diastolic) دل کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ روزے کے دوران ڈائسٹالک پریشر کم سطح پر ہوتا ہے یعنی اس وقت دل آرام کی صورت میں ہوتا ہے۔ مزید برآں آج کا انسان ماڈرن زندگی کے مخصوص حالات کی بدولت شدید تناؤ ہائپر ٹینشن (Hypertension) کا شکار ہے۔ رمضان کے ایک ماہ کے روزے بطورِ خاص ڈائسٹالک پریشر کو کم کر کے انسان کو بے پناہ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ روزے کا سب سے اہم اثر دورانِ خون پر اس پہلو سے ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اس سے خون کی شریانوں پر کیا اثر ہوتا ہے، اس حقیقت کا علم اب عام ہے کہ خون کی شریانوں کی کمزوری اور فرسودگی کی اہم ترین وجوہات میں سے ایک وجہ خون میں باقی ماندہ مادے (Remnantes) کا پوری طرح تحلیل نہ ہو سکنا ہے۔ جب کہ دوسری طرف روزے میں بطورِ خاص افطار کے وقت کے نزدیک خون میں موجود غذائیت کے تمام ذرّے تحلیل ہو چکے ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ بھی باقی نہیں بچا، اس طرح خون کی شریانوں کی دیواروں پر چربی یا دیگر اجزا جم نہیں پاتے' اس طرح شریانیں سکڑنے سے محفوظ رہتی ہیں۔ چنانچہ موجودہ دور کی انتہائی خطرناک بیماریوں جن میں شریانوں کی دیواروں کی سختی (Arteriosclerosis) نمایاں ترین ہے، سے بچنے کی بہترین تدبیر روزہ ہی ہے۔ چونکہ روزے کے دوران گردے جنھیں دوارنِ خون ہی کا ایک حصہ سمجھا جا سکتا ہے آرام کی حالت میں ہوتے ہیں اس لیے جسم کے ان اہم اعضاء کی قوت بھی روزے کی برکت سے بحال ہو جاتی ہے۔

خلیہ پر روزے کے اثرات:

روزے کا سب سے اہم اثر خلیوں (Cells) کے درمیان اور خلیوں کے اندرونی سیال مادوں کے درمیان توازن کو قائم رکھنے سے ہے۔ چونکہ روزے کے دوران مختلف سیال مقدار میں کم ہو جاتے ہیں اس لیے خلیوں کے عمل میں بڑی حد تک سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح لعاب دار جھلی کی بالائی جھلی کی سطح سے متعلق خلیے جنھیں اپی تھیلیل سیل (Epithelial Cell) کہتے ہیں اور جو جسم کی رطوبت کے متواتر اخراج کے ذمہ دار ہوتے ہیں، ان کو بھی صرف روزے کے ذریعے آرام اور سکون ملتا ہے جس سے ان کی صحت مندی میں اضافہ ہوتا ہے۔ خلیاتیات کے علم کے نکتہ نظر سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ لعاب بنانے والے غدود گردن کے غدود تیموسیہ اور لبلبہ کے غدود شدید بے چینی سے ماہِ رمضان کا انتظار کرتے ہیں تا کہ روزے کی برکت سے کچھ ستانے کا موقع حاصل کر سکیں اور مزید کام کرنے کے لیے اپنی توانائیوں کو جلا دے سکیں۔

روزے کے اعصابی نظام پر اثرات:

اس حقیقت کو پوری طرح سمجھ لینا چاہیے کہ روزے کے دوران چند لوگوں میں پیدا ہونے والا چڑچڑا پن اور بے دلی کا اعصابی نظام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس قسم کی صورتِ حال ان انسانوں کے اندر انانیت (Egotistic) طبیعت کی سختی کی وجہ سے ہوتی ہے، اس کے برخلاف روزے کے دوران اعصابی نظام مکمل سکون اور آرام کی حالت میں ہوتا ہے۔ عبادات کی بجا آوری سے حاصل شدہ تسکین ہماری تمام کدورتوں اور غصّے کو دور کر دیتی ہے۔ اس سلسلے میں زیادہ خشوع وخضوع اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سامنے سرنگوں ہونے کی وجہ سے تو ہماری پریشانیاں بھی تحلیل ہو کر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس طرح آج کے دور کے شدید مسائل جو اعصابی دباؤ کی صورت میں ہوتے ہیں تقریباً مکمل طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔ روزے کے دوران جنسی خواہشات چونکہ علیحدہ ہو جاتی ہیں اس وجہ سے بھی ہمارے اعصابی نظام پر منفی اثرات مرتب نہیں ہوتے۔ روزہ اور وضو کے مشترکہ اثر سے جو مضبوط ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے اس سے دماغ میں دورانِ خون کا بے مثال توازن قائم ہو جاتا ہے جو صحت مند اعصابی نظام کی نشان دہی کرتا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ اندرونی غدودوں کو جو آرام اور سکون ملتا ہے وہ پوری طرح سے اعصابی نظام پر اثر پذیر ہوتا ہے جو روزے کا انسانی نظام پر ایک اور احسان ہے۔ انسانی تحت الشعور (Sub-Conscious) جو رمضان کے دوران عبادت کی مہربانیوں کی بدولت صاف وشفاف اور تسکین پذیر ہو جاتا ہے اعصابی نظام سے ہر قسم کے تناؤ اور الجھن کو دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔

خون کی تشکیل اور روزے کی لطافتیں:

خون ہڈیوں کے گودے میں بنتا ہے' جب کبھی جسم کو خون کی ضرورت پڑتی ہے ایک خودکار نظام ہڈی کے گودے کو حرکت پذیر (Stimulate) کر دیتا ہے' کمزور اور لاغر لوگوں میں یہ گودہ بطورِ خاص سست حالت میں ہوتا ہے۔

روزے کے دوران جب خون میں غذائی مادے کم ترین سطح پر ہوتے ہیں تو ہڈیوں کا گودہ حرکت پذیر ہو جاتا ہے، اس کے نتیجے میں لاغر لوگ روزہ رکھ کر آسانی سے اپنے اندر زیادہ خون پیدا کر سکتے ہیں۔ بہر حال یہ تو ظاہر ہے کہ جو شخص خون کی پیچیدہ بیماری میں مبتلا ہو اسے طبّی معائنہ اور ڈاکٹر کی تجویز کو ملحوظِ خاطر رکھنا ہی پڑے گا۔ چونکہ روزے کے دوران جگر کو ضروری آرام مل جاتا ہے، یہ ہڈی کے گودے کے لیے ضرورت کے مطابق اتنا مواد مہیا کر دیتا ہے جس سے باآسانی اور زیادہ مقدار میں خون پیدا ہو سکے گا، اس طرح روزے سے متعلق بہت سی اقسام کی حیاتیاتی برکات کے ذریعے ایک دُبلا پتلا شخص اپنا وزن بڑھا سکتا ہے۔ اسی طرح موٹے اور فربہ لوگ بھی صحت پر روزے کے عمومی برکات کے ذریعے اپنا وزن کم کر سکتے ہیں۔

روزے سے شوگر کنٹرول:

روزہ ذیابیطس کے مرض یعنی شوگر کو کنٹرول کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے' جب کہ عام لوگوں کو اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر شوگر کا مریض روزہ رکھ لے تو اسے کہیں پریشانی

سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ بعض لوگ جسم میں پانی کی کمی یا شوگر لیول (Sugar Level) حد اعتدال سے گرنے کے احتمال کو اپنے ذہن پر سوار کر لیتے ہیں، حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ البتہ شدت مرض کی صورت میں صورتِ حال مختلف ہو سکتی ہے، شدتِ مرض کی حالت میں روزہ نہ رکھنے کی اللہ رب العزت نے اجازت دی ہے، جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے:

﴿وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (البقرۃ:185)

''اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کرے، اللہ تمھارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور تمھارے لیے دشواری نہیں چاہتا۔''

ماہرین طب کی رائے میں ایسے اشخاص جو روزہ دار نہ ہوں، کا شوگر لیول اتار چڑھاؤ کا شکار رہتا ہے، جب کہ روزہ دار مریض کا شوگر لیول نارمل رہتا ہے کیونکہ روزہ مریض اور معالج کے لیے کسی قسم کی مشکلات یا پریشانی پیدا نہیں کرتا۔ مزید برآں اگر رمضان المبارک کے علاوہ بھی یہ طریقہ اپنایا جائے تو اس سے نہ صرف شوگر لیول کنٹرول ہوگا بلکہ شوگر لیول میں عدم تنظیم کی بناء پر جو نقاہت و کمزوری ہوا کرتی ہے اس سے بھی محفوظ رہے گا۔ روزہ کے سبب شوگر میں مبتلا شخص کی قوتِ مدافعت (Resistance Power) بڑھتی ہے، لہٰذا اس سے شوگر کے باعث ہونے والی دماغی سوزش، کالا موتیا، اندھا پن، جگر اور گردوں کی خرابی کے خدشات بھی بڑی حد تک معدوم ہو جاتے ہیں۔

روزے سے موٹاپا پن میں کمی:

یقیناً روزہ موٹاپے میں کمی کا باعث بنتا ہے، بشرطیکہ اس حکمِ خداوندی کو یاد رکھا جائے:

﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا﴾ (الاعراف:31)

''کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو''۔

اس آیتِ قرآنی میں تلقین کی گئی ہے کہ کھانے پینے میں زیادتی نہ کرو، موٹا شخص سحری اور افطاری کے اوقات میں اس بات پر عمل کرے تو یقیناً موٹاپے پر قابو پا سکتا ہے۔ انسانی جسم میں اگر چربی یا روغنی خلیات مقدار اور جسامت میں بڑھ جائیں تو موٹاپا لاحق ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کے خون میں Fatty Acid اور مختلف قسم کے چربیلے اجزاء Cholestrol اور Triacylglycrel میں اضافہ ہوتا ہے۔

ایسے لوگ خواہ غذا لیں یا نہ لیں ایک بار مرض آ جائے تو اس سے نجات مشکل ہو جاتی ہے، بلکہ بسیار خوری دوسرے امراض کو دعوت دیتی ہے۔ اس لیے موٹاپا کو ام الامراض کہا جاتا ہے، لہٰذا شحمی خلیوں (Adipose Cells) کو کنٹرول میں رکھنا بہت ضروری ہے، اس کا بہترین ذریعہ روزہ ہے اور مسلسل روزے رکھنے کے لیے ماہِ رمضان ایک ریفریشر کورس یعنی تربیت کا مہینہ ہے جس سے جملہ معمولات زندگی میں یکسر تبدیلی آ جاتی ہے۔ ماہِ صیام میں انسان اپنی خواہشات کو قابو میں رکھتے ہوئے غذائی معاملہ میں اپنے آپ کو ایک ایسے تربیتی مرحلے سے گزارتا ہے جس سے انسانی Lipostate میں ایک امید افزا مستقل تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔

روزے سے سرطان کی روک تھام:

حال ہی میں کی گئی تحقیق کے مطابق روزہ سرطان (Cancer) کی روک تھام میں مدد دیتا ہے اور یہ جسم میں کینسر کے خلیوں کی افزائش کو روکتا ہے۔ روزے کی حالت میں جسم میں Glucose کی مقدار کم ہو جاتی ہے چونکہ جسم کو کسی بھی مشین کی طرح ایندھن (Fuel) کی ضرورت ہوتی ہے۔ گلوکوز کی کمی کے باعث جسم توانائی کے حصول کے لیے چربی کا استعمال کرتا ہے، اس عمل میں Ketone Bodies بھی پیدا ہوتی ہیں جو پروٹین کو چھوٹے چھوٹے ذرات میں توڑنے کا عمل روکتی ہیں۔ کینسر کے خلیوں کو اپنی نشوونما کے لیے پروٹین کے چھوٹے ذرات کی ضرورت ہوتی ہے، روزے کی حالت میں ذرات کم پیدا ہوتے ہیں، اس لیے روزہ کی حالت میں کینسر سے تحفظ ملتا ہے۔

مجموعی غذائیت میں اضافہ:

ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ روزے سے جسم میں کوئی نقص یا کمزوری واقع نہیں ہوتی، کیونکہ روزہ رکھنے سے دو کھانوں کا درمیانی وقفہ ہی معمول سے کچھ زیادہ ہوتا ہے اور در حقیقت 24 گھنٹوں میں مجموعی طور پر اتنے حرارے (Calories) اور جسم کو مائع (پانی) کی اتنی مقدار مل جاتی ہے جتنی روزے کے علاوہ دنوں میں ملتی ہے۔ مزید برآں یہ بھی ایک حقیقت اور مشاہدہ ہے کہ لوگ رمضان میں پروٹین اور کاربوہائیڈریٹ عام دنوں کے مقابلے میں زیادہ استعمال کرتے ہیں، اس حقیقت کے پیش نظر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ مجموعی غذائیت (حرارے) عام دنوں کے مقابلے میں جسم کو اکثر زیادہ تعداد میں ملتے ہیں، اس کے علاوہ جسم فاضل مادوں کو بھی استعمال کر کے توانائی کی ضرورت پوری کرتا ہے۔

جسم کی قوت مدبرہ:

حقیقت یہ ہے کہ قدرتی علاج کی ہر صورت اس حقیقت پر مبنی ہے کہ قدرتِ کاملہ نے جسم کے اندر قوت مدبرہ پیدا کی ہے جسے آپ جسم کا ''دفاعی نظام'' بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ قوت مدبّرہ کسی خاص تدبیر کے بغیر ہر وقت قوتوں کی حفاظت پر مامور رہتی ہے۔ قدرتی علاج کی صورت میں وہ تدابیر اختیار کرنی چاہئیں جو قوتِ مدبرہ کو مدد دینے والی ہوں اور ان باتوں سے بچنا چاہیے جو اسے کمزور کر دیں۔ ترکِ غذا سے بدن کی وہ قوت جو غذا ہضم کرنے میں ہر وقت استعمال ہوتی رہتی تھی اب جمع ہونے لگتی ہے اور قوتِ مدبرہ کے ساتھ مل کر امراض کو بدن سے نکالنے میں مصروف ہو جاتی ہے، اسی وجہ سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ روزہ میں شفا بخشی کی زبردست صلاحیت ہے۔

دل کے دورے سے بچاؤ:

دل کے دورے کے اسباب میں موٹاپا، مسلسل پریشانی، چربی کی زیادتی، زیابیطس، بلڈ پریشر اور سگریٹ نوشی شامل ہیں۔ روزہ ان تمام وجوہات کا خاتمہ کر کے انسان کو دل کے دوروں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسی طرح دل کے اکثر مریضوں کے لیے بھی روزہ اس طرح بھی بہت ہی فائدہ بخش ہے کہ عام دنوں میں دل کی طرف سے جسم کو مہیا کیے جانے والے خون کا دس فیصد غذا کو ہضم کرنے کے لیے اعضاء جسم میں چلا جاتا ہے جب کہ روزے کے دوران ترکِ غذا اور نظامِ انہضام کے کم عمل کی وجہ سے خون کی یہ مقدار جو غذا کو ہضم کرنے کے لیے استعمال ہوتی تھی اس کی مقدار کم ہو جاتی ہے، اسی طرح دل کو کام بہت کم کرنا پڑتا ہے اور آرام بہت زیادہ۔

روزے سے پھیپھڑوں کی صفائی:

پھیپھڑے براہِ راست خون کو صاف کرتے ہیں اور اس لیے ان پر براہِ راست روزے کے فوائد کا اثر ہوتا ہے۔ اگر پھیپھڑوں میں خون منجمد ہو تو روزے کی وجہ سے بہت جلد یہ شکایت رفع ہو جاتی ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ ہوا کی نالیاں صاف ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ روزہ کی حالت میں پھیپھڑے فضلات کو بڑی تیزی کے ساتھ خارج کرتے ہیں۔

اس سے خون اچھی طرح صاف ہونے لگتا ہے اور خون کی صفائی سے تمام جسمانی نظام میں صحت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

روزے کے زبان پر اثرات:

روزے کا اثر زبان پر بھی دیکھا گیا ہے، اگر مریض کی زبان صاف ہو تو یہ اس کی تندرستی کی علامت ہے، اگر زبان صاف نہ ہو اور اس پر کوئی تہہ چڑھی ہوئی ہو تو انسان کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے۔ روزے نے یہ نظریہ بالکل غلط ثابت کیا ہے، چنانچہ زبان کا صاف ہونا اور ایک تہہ کا چڑھا ہونا زبان کے صاف ہونے کی نسبت زیادہ بہتر ہے اور تندرستی کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ یہ حقیقت اس امر واقعہ پر مبنی ہے کہ زبان کیسی ہی صاف کیوں نہ ہو لیکن روزے کے بعد اس پر ایک تہہ چڑھ جاتی ہے اور روز بروز یہ تہہ موٹی ہوتی جاتی ہے لیکن جن لوگوں کو علاج بالصوم کا تجربہ ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ روزہ کے پہلے دن مریض کا حال اتنا بہتر نہیں ہوتا جتنا روزوں میں ایک ہفتہ گزارنے کے بعد ہوتا ہے، لہٰذا جو زبان پر تہہ چڑھ جاتی ہے یہ بدن کی فاضل رطوبتوں کی ہوتی ہے اور یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ بدن کی فاضل رطوبات خارج ہو رہی ہیں اور جسم تندرستی کی طرف رواں ہے۔

روزے کا حواسِ خمسہ پر اثرات:

حواس خمسہ پر روزے کا حیرت انگیز اثر پڑتا ہے، بینائی میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے، یہی حالت سونگھنے اور سننے کی قوتوں کی ہوتی ہے اور یہ قوتیں ایسی تیز ہو جاتی ہیں کہ اس تیزی کی مثال گزشتہ عمر میں نہیں ملتی۔ اکثر لوگ دیکھے گئے ہیں کہ علاج بالصوم سے پہلے چشمہ استعمال کرتے تھے لیکن روزے کے بعد ان کی بینائی صاف اور روشن ہوگئی، سننے کی قوت میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا اور کانوں کا بھاری پن دور ہو گیا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ کانوں کے اندرونی حصے میں انجماد خون رفع ہو جاتا ہے اور ہوا کی گزرگاہ وسیع ہو جاتی ہے اور اس طرح کان کے پردوں پر ہوا کا مناسب دباؤ پڑتا ہے۔ اسی طرح قوت ذائقہ کی تمام خرابیاں روزہ سے دور ہو جاتی ہیں۔

روزے کا نفسیاتی امراض پر اثرات:

روزے کے فوائد خالص نفسیاتی نوعیت کے عارضوں میں بھی حاصل ہوتے ہیں، اگر آپ نے کسی دن کھانے میں بداحتیاطی کی ہو تو آپ کو اس بات کا تجربہ ہوگا کہ خواب میں آپ کو پریشان کن چیزیں اور خوف ناک مناظر نظر آتے ہیں، کام کی طرف سے طبیعت اچاٹ ہونے لگتی ہے، چنانچہ یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ روزہ نفسیاتی عوارض کو بھی دور کرتا ہے۔ اوہام وافکار، ہسٹیریا، مالیخولیا اور مراق جو بدن کے سمی مادوں کی وجہ سے پیدا ہوں ان میں روزہ نہایت مفید ہے۔ ان امراض میں سے امراض غدود کو بھی روزہ دور کرتا ہے اور صحت بحال ہوتی ہے، اسی طرح قولون کے مریضوں کو روزہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور الرجک کے بعض امراض میں بھی روزہ مفید ہے۔ وہ دیوانگی جو خون میں زہریلے مواد مل جانے سے پیدا ہو روزہ سے دور ہو جاتی ہے۔ اگر دماغ کو کوئی صدمہ پہنچے جس سے اس کے اعمال میں خلل واقع ہو تو روزہ نہایت ضروری ہے، ایسی حالت میں اس وقت تک روزے رکھے جائیں جب تک دماغی حالت درست نہ ہو جائے اور حواس خمسہ صحیح طور پر کام نہ کرنے لگیں۔

روزہ روح کی غذا:

یہ ایک دلچسپ صورتِ حال ہے جسے مادہ پرست ذہن نہیں سمجھ سکتا۔ جسم کی غذا لحمیات، روغنیات، حیاتین، نشاستہ وغیرہ پر مشتمل گوشت، مچھلی، انڈہ، روٹی، چاول، دودھ اور سبزی پھل وغیرہ کی شکل میں ہوتی ہے۔ گویا جسم کی خوراک یہ سب کچھ کھانا ہے، لیکن اس کے برعکس روح کی خوراک روزہ رکھنا ہے۔ بظاہر یہ بات بڑی عجیب سی معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ بھوک روحانی اور نوارنی خوراک ہے، کیونکہ مادی خوراک سے مادی قوت پیدا ہوتی ہے جو شہوانی نشے اور خمار کی شکل میں رگ رگ میں دوڑ جاتی ہے اور انسان تسکین ہوس کے لیے ایسی بے ہودہ تدبیریں سوچنے اور وحشیانہ حرکتیں کرنے لگتا ہے جو واہیات، مکروہ اور اخلاق سوز ہی نہیں بلکہ خلاف انسانیت بھی ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس بھوک سے جسم نڈھال ہو جاتا ہے، کوئی شہوت انگیز قوت جنم نہیں لیتی اور نہ طبیعت پر کوئی خمار طاری ہوتا ہے۔ گناہ کے لیے انسان کے دل میں کوئی امنگ اور جذبہ پیدا نہیں ہوتا، یہی کیفیت وہ خوراک ہے جو روح کو تازگی اور توانائی بخشتی ہے اور اسے قوت وطاقت کا پہاڑ اور عظمت کا آسمان بنا دیتی ہے۔ اس بھوک کا دورانیہ جتنا لمبا ہو اسی قدر یہ خوراک بھی زیادہ اعجازی اثر کی حامل (Highpotency) اور قوی ہو جاتی ہے۔

روزے کے مزاج واخلاق پر اثرات:

حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص تم میں سے گرہستی کا بوجھ اٹھانے کی ہمت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ وہ نگاہ نیچی رکھنے والا اور شرم گاہ کو بچانے والا ہے اور جو شخص طاقت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ روزہ اس کے حق میں شہوت کو کم کرنے والا ہوتا ہے۔''

Finland کے Huhtaniami سائنسدان کے تجربوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ روزے سے Releasimg Harmones کی Gonodotrophin Recptor کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح Luteinizing (L-H) Harmone اور Follicle (F.S.H) Stimulate Harmone کی مقدار گھٹ جاتی ہے، ان ہارمونز کے بڑھ جانے یا کم ہو جانے سے انسان کے مزاج اور سوچنے کی صلاحیت پر غیر معمولی اثر پڑتا ہے۔ (L.H) اور (F.S.H) قوتِ محرکہ کے کم ہونے سے آدمی کی جنسی بھوک کم ہو جاتی ہے اور سوچنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے جو اس کے اخلاقی، نفسیاتی اور روحانی ترقی کا باعث ہے۔

روزے سے قوتِ ارادی پر اثرات:

روزہ ارادے کی تقویت (Reinforcement) کے لیے ایک بہترین عملی مشق ہے، آدمی کا دیر تک کھانے پینے سے رکا رہنا اسے محنت ومشقت برداشت کرنے کا عادی بناتا ہے۔ جرمنی کے سکالر ''جیہارڈٹ'' نے قوتِ ارادی پر ایک کتاب لکھی ہے اور انھوں نے روزے کو قوتِ ارادی پیدا کرنے کے لیے ایک بنیادی عمل قرار دیا۔ اس کے ذریعے ابھرنے والی خواہشات پر قابو حاصل ہوتا ہے، نیز اس کے سالانہ تکرار سے ارادے کی کمزوری سے حفاظت ہوتی ہے، پختگی حاصل ہوتی ہے، اس طرح ایک ایسا ڈسپلن معرضِ وجود میں آتا ہے جس سے ہر قسم کے نشے سے بھی جان چھڑائی جاسکتی ہے۔

بہر حال روزہ رکھنا ایک نہایت قوی روحانی عمل ہے جس کے درج بالا بے شمار دنیاوی اور جسمانی فوائد کے ساتھ ساتھ لا تعداد دینی اور اخروی فوائد بھی ہیں۔ روزے کی بدولت انسان دنیا میں پاکیزہ زندگی اور آخرت میں جہنم کی آگ سے بچ کر جنت کی ابدی نعمتوں کو حاصل کرسکتا ہے۔ (بشکریہ میگزین)

❀❀❀❀❀

رمضان ... اور تلاوت قرآن

تحریر
جناب مولانا عبداللہ مدنی

ماہِ صیام نیکیوں کا موسم بہار ہے' برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ ہے اور نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ اس لیے اس ماہ کو قرآن کریم سے گہرا ربط وتعلق ہے۔ قرآن مجید جو سرچشمۂ ہدایت' منبع حکمت وموعظت' مصدر رحمت وبشارت اور سابقہ کتب سماویہ کا مصداق اور پچھلی شریعتوں کی بنیادی اور اساسی تعلیمات کا امین ومحافظ ہے۔ جسے اللہ نے کفر وشرک کی تاریکیوں سے نور ایمان کی جانب نکالنے' حق وباطل کے درمیان فرق اور تمیز کی صلاحیت پیدا کرنے اور بشریت کی فوز وفلاح اور سعادت دارین کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔ قرآن مجید رمضان المبارک ہی میں نازل ہوا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (البقرۃ: 185)

یعنی ''رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے' جس میں ہدایت کی اور حق وباطل کی تمیز کی نشانیاں موجود ہیں۔ تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے۔''

قرآن مجید رمضان کی شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتارا گیا' پھر وہاں سے نبوت کے مکی ومدنی ۲۳ سالہ دور میں حسب ضرورت ومصلحت جبریل امین علیہ السلام کے توسط سے محمد عربی ﷺ پر اترتا رہا۔ الغرض ماہِ رمضان اور نزول قرآن کے مابین گہرا اور مضبوط تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ رمضان میں تلاوت قرآن کا بہت زیادہ اہتمام کیا کرتے تھے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بیان کے مطابق رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ فیاض وسخی تھے لیکن جب ماہ رمضان آجاتا تو آپ کی سخاوت وفیاضی ہوا سے بھی زیادہ تیز ہو جایا کرتی تھی۔ حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال ماہِ رمضان میں آتے اور قرآن کریم کا دَور کراتے۔ جس سال آپ کی وفات ہوئی آپ نے رمضان میں جبریل امین کے ساتھ دو مرتبہ دور کیا۔ (بخاری)

قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام اس ماہ مقدس میں خصوصیت سے کرنا چاہیے کیوں کہ اس کی تلاوت کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ بلکہ اللہ عزوجل نے تلاوت قرآن کو غیر فانی تجارت سے تعبیر کیا ہے اور بھرپور اجر وثواب عنایت کرنے کے ساتھ مزید فضل وکرم کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝﴾ (فاطر)

''بے شک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارے وگھاٹے میں نہ ہوگی اور یہ سب عمل اس لیے کرتے ہیں تاکہ اللہ ان کو پورا پورا ثواب عنایت فرمائے اور مزید اپنا فضل عطا کرے' بیشک اللہ بخشنے والا اور قدرداں ہے۔''

''قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے کرو کیونکہ بروز قیامت قرآن کریم تلاوت کرنے والوں کے حق میں سفارشی بن کر آئے گا۔''

احادیث شریفہ میں تلاوت قرآن کی بڑی فضیلت ثابت ہے۔ چند احادیث نبویہ نذر قارئین ہیں:

سیدنا عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ، وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ] (ترمذی)

''جس شخص نے اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے' لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (یعنی یہ تین حرفوں سے مرکب ہے اور ۳۰ نیکیاں پڑھنے والے کو ملیں گی۔)

سیدنا ابوامامہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

[اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ] (مسلم)

یعنی ''قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے کرو کیونکہ بروز قیامت قرآن کریم تلاوت کرنے والوں کے حق میں سفارشی بن کر آئے گا۔''

قرآن کریم کی تلاوت کرنے والوں کی خوشبو کا کیا کہنا جس کی تعریف نبی اکرم ﷺ نے کی ہو۔ بھلا اس کی تعبیر لفظوں میں ممکن ہے؟ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ، لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ.] (بخاری)

یعنی ''قرآن پڑھنے والا مومن نارنگی کے مانند ہے جس کی خوشبو اور لذت دونوں اچھی ہوتی ہیں اور قرآن نہ پڑھنے والا مومن کھجور کی مانند ہے جس کا مزہ تو میٹھا اور عمدہ ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔''

قرآن کریم کی تلاوت فصاحت وروانی' تجوید وترتیل اور اچھی آواز سے کرنے والا فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور دقت ومشقت کے ساتھ تلاوت کرنے والے کو دگنا اجر وثواب ملے گا۔ ارشاد نبوی ہے:

[مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ، وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ

فَلَهُ أَجْرَانِ.] (بخاری)

یعنی ''قرآن کا حافظ بزرگ' نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن اٹک اٹک کر مشقت سے پڑھتا ہے تو اس کو دوہرا اجر ملے گا۔''

نبی کریم ﷺ نے امت کو قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت اور اس کے حفظ کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اسی کے ذریعہ انسان کو جنت میں اونچا مقام ومرتبہ حاصل ہوگا۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

[يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ، وَارْتَقِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا.] (ابوداود)

یعنی ''روز قیامت قرآن پڑھنے اور اسے حفظ کرنے والے سے کہا جائے گا' قرآن پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور آہستہ آہستہ تلاوت کر جیسے تو دنیا میں ترتیل (ٹھہر ٹھہر کر) سے پڑھتا تھا۔ پس تیرا مقام ومرتبہ وہ ہوگا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔''

جو شخص قرآن کی تلاوت اور اس کو حفظ نہیں کرے گا تو اس کا دل خیر وبرکت اور روحانیت سے خالی ہوگا۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

[إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ.] (ترمذی)

''یقیناً وہ شخص جس کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ یاد نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے۔''

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مسلمان کو قرآن کریم کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور زبانی یاد کرنا اور رکھنا چاہیے تاکہ وہ اس وعید سے محفوظ رہے۔

شیخ محمد صالح عثیمین رحمہ اللہ ''مجالس شہر رمضان'' میں رقمطراز ہیں کہ تلاوت قرآن کی دو قسمیں ہیں' ایک تلاوت لفظی اور دوسری تلاوت حکمی جو رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی خبروں کی تصدیق اور احکام شرعیہ کی اتباع بلکہ تمام مامورات کی بجا آوری اور منہیات سے اجتناب کا نام ہے۔ دراصل نزول کا بنیادی مقصد یہی تلاوت حکمی ہی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَ لِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾ (ص)

''ہم نے آپ پر ایک بابرکت کتاب نازل کی ہے چاہیے کہ عقل مند اس کی آیتوں پر غور وفکر کریں اور عبرت ونصیحت حاصل کریں۔''

چنانچہ سلف صالحین قرآن کی تلاوت بھی کرتے اور پورے ایمان وایقان کے ساتھ عمل پیرا بھی ہوتے تھے۔ یہی مطلوب ومقصود ہے اور اسی قسم کی تلاوت پر سعادت وشقاوت منحصر ہے۔ جو لوگ قرآن کی تلاوت کے ساتھ عمل نہیں کرتے ان کا انجام بھیانک اور خطرناک ہوگا۔ جیسا کہ محمد عربی ﷺ نے ایک دن نماز فجر کے بعد بیان فرمایا:

''رات میں نے خواب دیکھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور مجھے ایک ایسے شخص کے پاس لے گئے جو چت لیٹا ہوا تھا۔ اس کے پاس دوسرا شخص پتھر لیے کھڑا تھا' وہ سوئے ہوئے شخص کے سر پر جونہی پتھر مارتا سر چور چور ہو جاتا اور پتھر دور جا گرتا۔ آدمی پتھر لے کر جب واپس آتا اس کا سر پہلے کی طرح درست ہو جاتا۔ اس طرح اس کے ساتھ برابر ہوتا رہتا۔ آپ ﷺ نے حضرت جبریل امین علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ آگے بڑھیے ..... پھر جبریل امین علیہ السلام نے بتایا کہ یہ وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا اور پنجگانہ نماز سے لاپرواہی کرتا رہا۔''

''قرآن کا حافظ' بزرگ' نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن اٹک اٹک کر مشقت سے پڑھتا ہے تو اس کو دوہرا اجر ملے گا۔''

تلاوت قرآن ایک اہم عبادت ہے۔ اس لیے قرآن کی عظمت اور اس کے واجب التعظیم ہونے پر ایمان رکھنا چاہیے اور تلاوت قرآن کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ ذیل میں چند آداب ذکر کیے جاتے ہیں تاکہ تلاوت قرآن کے وقت پاس ولحاظ رکھا جائے:

- تلاوت قرآن ایک عبادت سمجھ کر اخلاص وللّٰہیت اور خشیت الٰہی کے ساتھ کرنی چاہیے۔ ریا ونمود اور دکھاوے سے اجتناب ضروری ہے۔
- قرآن مجید کی تلاوت یکسو ہو کر حضور قلب کے ساتھ کرنی چاہیے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے کہ ''قرآن پڑھو جب تک تمہارے دل متوجہ ہوں اور تمہیں یکسوئی حاصل ہو اور جب تمہارے دل میں انتشار پیدا ہو جائے اور یکسوئی ختم ہو جائے تو اُٹھ جاؤ۔'' یعنی قرآن مجید کی تلاوت بند کر دو۔
- قرآن مجید کی تلاوت پاک وصاف اور باوضو ہو کر کرنی چاہیے۔ کلام ربانی کی تعظیم وتکریم کا یہی تقاضا ہے۔ اضطراری حالت میں بغیر وضو کے قرآن مجید کی تلاوت کی جاسکتی ہے۔
- ناپاک اور شور وغل کی جگہوں پر قرآن کی تلاوت سے احتراز کرنا چاہیے۔
- قرآن کریم کی تلاوت کا ارادہ کرتے وقت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ کر شیطان لعین سے ضرور پناہ مانگنی چاہیے۔ پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر تلاوت شروع کرنی چاہیے۔
- قرآن حکیم کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر اچھی آواز سے پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حدیث میں با صریح حکم ہے کہ [حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ، فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا] (ترمذی) یعنی ''قرآن کو اپنی آواز سے مزین وآراستہ کرو اس لیے کہ اچھی آواز سے قرآن مجید کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔''
- مساجد کے علاوہ گھروں میں بھی قرآن کی تلاوت کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اس سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: [لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ] (مسلم) یعنی ''تم اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ' بے شک شیطان ہر اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جہاں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

حیف صد حیف! آج عام مسلمانوں کا قرآن کریم کے تعلق سے جو حال ہے وہ نہایت ناگفتہ بہ ہے۔ تدبر وتفکر اور معانی ومفاہیم پر غور کی بات تو جانے دیجیے قرآن مجید کی تلاوت کی بھی توفیق بہت کم لوگوں کو حاصل ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت ماہ رمضان میں قرآن کریم کی تلاوت بغیر خشیت وتدبر کے کرتی ہے۔ سال بھر قرآن مجید پر گرد وغبار کی دبیز تہہ جمی رہتی ہے۔ حالانکہ پورے سال قرآن کی تلاوت کا اہتمام ہونا چاہیے۔

ماہِ رمضان المبارک

تحریر: جناب محمد زبیر حسین فیصل آباد

نیکیوں کا شوق رکھنے والے ہر مسلمان کے لئے ماہ رمضان نیکیوں کا موسم بہار ہے۔ یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ جس میں اللہ تعالی جنت کے دروازے کھول دیتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیتے ہیں۔ اللہ تعالی کثرت سے اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں، ان کی مغفرت کرتے ہیں اور انکی توبہ اور دعائیں قبول کرتے ہیں۔ تو ایسا عظیم الشان مہینہ یقیناً اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ہمیں بھی اس مہینے کو غنیمت سمجھتے ہوئے اسکی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ لہٰذا ہم شریعت اسلامیہ سے ان اعمال کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں جن کو رمضان المبارک میں مشروع اور مستحسن قرار دیا گیا ہے۔

روزہ رکھنا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (البقرة)

''پس جو شخص تم میں سے اس مہینہ کو پائے وہ اس کے روزے رکھے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ]. (البخاری: ٢٠١٤)

''جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ رکھے، اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''

قیامِ رمضان:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ]. (البخاری: ٣٧)

''جو شخص رمضان کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ کرے، اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

اسی طرح سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[إِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ] (سنن ترمذی، ابوداؤد)

''یقیناً جو شخص امام کے ساتھ قیام کرے یہاں تک کہ امام قیام سے فارغ ہو جائے تو اس کے لئے پوری رات کے قیام کا اجر لکھ دیا جاتا ہے۔''

کثرت سے قرآن کی تلاوت کرنا، کثرت سے صدقہ کرنا اور لوگوں سے بھلائی کرنا:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خیر کے معاملے میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت اس وقت اور زیادہ بڑھ جاتی تھی جب جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے رمضان میں ملتے، جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے رمضان المبارک کی ہر رات ملتے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔ نبی کریم ﷺ جبریل علیہ السلام سے قرآن کا دور کرتے (قرآن سناتے) تھے۔ جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ ﷺ تیز ہوا سے بھی زیادہ خیر کے کاموں میں سخی ہو جایا (سبقت لے جایا) کرتے تھے۔'' [صحیح البخاری:١٩٠٢]

کثرت سے توبہ واستغفار کرنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

[رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهٗ وَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهٗ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ.] (الترمذی، مسند احمد)

''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا تذکرہ کیا (نام لیا) جائے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس رمضان المبارک آیا پھر وہ اس کی بخشش سے پہلے ہی چلا گیا اور اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کی زندگی میں اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے تو وہ اسے جنت میں داخل نہ کروا سکیں۔''

دعا کرنا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ لَا تُرَدُّ : دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ وَدَعْوَةُ الصَّائِمِ، وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ.] (السنن الکبری للبیهقی)

''تین دعائیں رد نہیں کی جاتیں: والد کی اپنی اولاد کے لئے دعا، روزہ دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔''

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ: دَعْوَةُ الصَّائِمِ وَ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ] (شعب الایمان للبیهقی)

''تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں: روزہ دار کی دعا، مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا۔''

خاص طور پر افطاری کے وقت دعا ضرور کرنی چاہیے کیوں کہ وہ قبولیتِ دعا کے خصوصی اوقات میں سے ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهٖ لَدَعْوَةً مَا تُرَدُّ.] (سنن ابن ماجه :١٧٥٣، شعب الایمان للبیهقی: ٤٠٧/٣)

''یقیناً روزہ دار کی افطاری کے وقت ایک دعا ایسی ہوتی ہے جسے رد نہیں کیا جاتا۔''

افطاری کروانا:

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ فَطَّرَ صَائِماً كَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ غَيْرَ أَنَّهٗ لَا يُنْقَصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا.] (الترمذی،

باقی صفحہ 8 پر

روزہ ..... احکام ومسائل اور فضائل

تحریر: جناب عبدالرشید عراقی قسط نمبر ۳ (آخری)

قیام رمضان ..... آٹھ رکعت تراویح:

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

[من قام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه]

''جس شخص نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' (بخاری)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی ۲۳ ویں' ۲۵ ویں اور ۲۷ ویں رات جماعت کے ساتھ قیام کروایا۔'' (ابوداود)

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ ''رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کس طرح تھی؟'' ..... انہوں نے فرمایا کہ ''آپ ﷺ رمضان ہو یا غیر رمضان گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔'' (بخاری)

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو ایک امام پر جمع کر دیا۔ چنانچہ سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو گیارہ رکعت قیام کروائیں۔ (موطا امام مالک)

بیس رکعت پڑھنا یا اس کا حکم دینا صحیح سند کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔ (تفسیر القرآن الکریم جلد ۱' ص ۱۴۸)

اعتکاف:

رمضان المبارک اور بالخصوص اس کے آخری عشرہ کے اعمال میں سے ایک اعتکاف بھی ہے۔ اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ ہر طرف سے یک سو ہو کر اور سب سے منقطع ہو کر بس اللہ سے لو لگا کر اس کے در پر (یعنی کسی مسجد کے کونہ میں) پڑ جائے اور سب سے الگ تنہائی میں اس کی عبادت اور اس کے ذکر وفکر میں مشغول رہے۔ یہ خواص بلکہ اخص الخواص کی عبادت ہے' اس عبادت کے لیے بہترین وقت رمضان المبارک اور خاص کر اس کا آخری عشرہ ہی ہوسکتا ہے۔ اس لیے اس کا انتخاب کیا گیا۔

قرآن مجید میں ہے:

﴿وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ (البقرہ)

''جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو۔''

رمضان سے چونکہ اعتکاف کا خاص تعلق ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد فرماتے ہیں:

''مسلمان ان ایام میں مساجد کے گوشوں میں عزلت نشین (معتکف) ہوتے ہیں کہ غارِ حرا کا گوشہ نشین بھی ان دنوں عزلت نشین تھا۔ مسلمان ایام اعتکاف میں اس متکلم ازلی کے سوا جو ان راتوں میں معتکف حرا سے گویا ہوا تھا کسی سے نہیں بولتے کہ ایسا اس نے بھی کیا تھا جس کے منہ میں اس متکلم ازلی نے اپنی بولی ڈالی۔

پس ہر مسلم آبادی میں نفوس مسلم کے لیے ضروری ہے کہ اواخر عشرہ رمضان میں مسجد کے ایک گوشے میں شب وروز محویت اتباع نبوی ﷺ تلاوت کتابت عزیز' تفکر خلق سماوات وارض' ذکر نعیم الٰہی' تذکرہ اسمائے حسنیٰ اور تحدث وتسلیم ادائے صلوٰۃ میں اس طرح بسر کریں کہ ان اوقات محدودہ میں کوئی لحہ تذکر وتفکر سے خالی نہ ہو' تاکہ ان اشخاص مقدسہ کا جلوہ اس کی آنکھ میں پھر جائے۔'' (ارکان اسلام: ص ۲۳۰/۲۳۱)

صاحب احسن البیان حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

''﴿عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ سے استدلال کیا گیا ہے کہ اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے چاہے مرد ہو یا عورت' ازواج مطہرات نے بھی مسجد میں اعتکاف کیا ہے۔ اس لیے عورتوں کا اپنے گھروں میں اعتکاف بیٹھنا صحیح نہیں۔ البتہ مسجد میں ان کے لیے ہر چیز کا مردوں سے الگ انتظام کرنا ضروری ہے تاکہ مردوں سے کسی طرح کا اختلاط نہ ہو۔ جب تک مسجدوں میں معقول' محفوظ اور مردوں سے بالکل الگ انتظام نہ ہو عورتوں کو مسجدوں میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے اور عورتوں کو بھی اس پر اصرار نہیں کرنا چاہیے۔ یہ ایک نفلی عبادت ہے جب تک پوری طرح تحفظ نہ ہو اس نفلی عبادت سے گریز بہتر ہے۔'' (احسن البیان: ص ۷۵/۷۶)

اعتکاف میں بیوی سے مباشرت جائز نہیں اور نہ ہی مسجد سے نکلنا جائز ہے سوائے ایسی ضرورت کے جس کے بغیر چارہ نہ ہو۔ اگر مباشرت کرے گا یا مجبوری والی ضرورت کے بغیر مسجد سے نکلے گا تو اعتکاف باطل ہو جائے گا۔ ہاں مسجد میں جا کر عورت اپنے خاوند سے ملاقات کر سکتی ہے جیسا کہ بعض ازواج مطہرات نے مسجد میں رسول اللہ ﷺ سے جا کر ملاقات کی اور بیوی خاوند کی خدمت بھی کر سکتی ہے۔ (بخاری) (تفسیر القرآن الکریم)

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو ایک امام پر جمع کر دیا۔ چنانچہ سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو گیارہ رکعت قیام کروائیں۔

اعتکاف رمضان کے فوائد ومقاصد کی تکمیل کے لیے ہے۔ اگر روزہ دار کو رمضان کے پہلے عشرہ میں سکون قلب حاصل نہیں ہو سکا تو اس کا تدارک وہ اعتکاف کے ذریعہ کر سکتا ہے۔ حافظ ابن القیم (م ۷۵۱ھ) فرماتے ہیں کہ

''اعتکاف کی روح اور اس سے مقصود یہ ہے کہ قلب اللہ تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہو جائے اشتغال بالخلق سے رہائی نصیب ہو اور اشتغال بالحق کی نعمت میسر آئے اور یہ حال ہو جائے کہ تمام افکار وتردات اور ہموم ووساوس کی جگہ اللہ کا ذکر اور اس کی محبت لے لے۔ ہر فکر اس کی فکر میں ڈھل جائے اور ہر احساس وخیال اس کے ذکر وفکر اور اس کی رضا وقرب کے حصول کی کوشش کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے۔

مخلوق سے انس کی بجائے اللہ سے انس پیدا ہو اور قبر کی وحشت میں جب کوئی اس کا غم خوار نہ ہوگا یہ اس کا زادِ سفر بنے۔ یہ ہے اعتکاف کا مقصد جو رمضان کے افضل ترین دنوں یعنی آخری عشرہ کے ساتھ مخصوص ہے۔'' (زاد المعاد: ص ۱۷۸)

حکیم الامت امام شاہ ولی اللہ دہلوی لکھتے ہیں کہ ''چونکہ مسجد میں اعتکاف جمعیت خاطر' صفائی قلب' ملائکہ سے تشبیہ اور شب قدر کے حصول کا ذریعہ' نیز طاقت وعبادت کا بہترین موقع ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس کو عشرہ اواخر میں رکھا ہے اور اپنی امت کے محسنین وصالحین کے لیے اس کو سنت قرار دیا ہے۔'' (حجۃ اللہ البالغہ: ۴۲/۲)

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں:

[ان النبی ﷺ کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ]

''رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے' وفات تک آپ ﷺ کا یہ معمول رہا کہ آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اہتمام سے اعتکاف کرتی رہیں۔'' (بخاری ومسلم)

سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے۔ جس سال آپ ﷺ نے انتقال فرمایا آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔'' (بخاری)

لیلۃ القدر:

لیلۃ القدر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک پوری سورت نازل کی ہے جس کی پانچ آیات ہیں اور یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ ملاحظہ فرمائیں:

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۝ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝﴾

''یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا' تو کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے' شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے' اس (میں ہر کام) کے سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبریل) اُترتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی ہوتی ہے اور فجر کے طلوع تک (رہتی ہے۔)''

احسن البیان میں اسی سورت کی تفسیر میں ہے:

''لیلۃ القدر رمضان میں ہی ہوتی ہے' اس رات کی عبادت ہزار مہینوں سے بہتر ہے' یہ امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ مختصر مدت میں زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لیے کیسی سہولت نازل فرمائی۔ روح سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں یعنی فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام سمیت اس رات میں زمین پر اُترتے ہیں ان کاموں کو سرانجام دینے کے لیے جن کا فیصلہ اس سال میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یعنی اس میں شر نہیں یا اس معنی میں سلامتی والی ہے۔ مومن اس رات شیطان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔'' (احسن البیان: ص ۱۷۳۴)

شب قدر کی رات قرآن مجید کا نزول ہوا:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾

''ماہِ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔''

مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

''لیلۃ القدر'' کو تمام راتوں پر اس لیے فضیلت دی ہے کہ اس میں عبادت کا ثواب تمام راتوں سے زیادہ ملتا ہے بلکہ اس بنا پر بھی کہ اس میں ہم کو ایک کتاب دی گئی اور ہم کو مشرق ومغرب میں ان کی منادی کرنے کا حکم دیا گیا۔'' (ارکان اسلام: ص ۳۰۶)

''شب قدر میں جو شخص ایمان واحتساب کے ساتھ عبادت کرے گا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

لیلۃ القدر (شب قدر) رمضان کے آخری عشرہ میں طاق راتوں میں کوئی ایک رات ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

[تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان]

''شب قدر کو تلاش کرو رمضان کے آخر عشرہ کی طاق راتوں میں۔'' (بخاری)

آخری عشرہ کی طاق راتیں ہیں (۲۱' ۲۳' ۲۵' ۲۷' ۲۹) صحیح بخاری۔ صحیح مسلم میں یہ حدیث درج ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ

''شب قدر میں جو شخص ایمان واحتساب کے ساتھ عبادت کرے گا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت ورحمت سے اس کو رمضان کے آخری عشرہ میں پوشیدہ رکھا ہے تاکہ مسلمان اس کی جستجو میں رہیں۔ ان کی طلب اور ہمت بڑھے اور وہ یہ سب آخری راتیں اس کی لالچ وقیام وعبادت اور حاجات میں گزاریں۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ

''یہ رات رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ملتی ہے' یہ مقدم ومؤخر ہوسکتی ہے لیکن رمضان ہی میں رہتی ہے۔'' (حجۃ اللہ البالغہ: ۴۲/۲)

شب قدر کی خاص دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

''اے میرے اللہ تو بہت معاف فرمانے والا ہے اور بڑا کرم فرما ہے۔ اور معاف کر دینا تجھے پسند ہے پس تو میری خطائیں معاف فرما دے۔'' (ترمذی)

روزہ میں اسلام کا اصلاحی کردار:

روزہ کے بارے میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی تحریر کا خلاصہ درج ذیل ہے' مولانا علی بیان فرماتے ہیں:

① اسلام نے جس طرح دوسرے تمام فرائض وعبادات اور مناسک میں اپنا اصلاحی کردار ادا کیا ہے' اس طرح اس نے روزہ کے مفہوم' آداب واحکام اور اس کی شکل اور طریقہ کار میں بھی اپنا یہ اصلاحی وانقلابی کردار ادا کیا ہے اور اس بات نے روزہ کو بہت آسان وخوشگوار' فطرت سلیم سے بہت قریب' متعدد روحانی واجتماعی فوائد کا حامل اور معاشرہ پر پوری طرح اثر انداز بنا دیا ہے۔

② شریعت اسلامی نے روزہ کی ہیئت اور ظاہری شکل پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اس کی حقیقت اور اس کی روح کی طرف بھی پوری توجہ دی ہے۔ اس نے صرف کھانے پینے اور جنسی تعلقات ہی کو حرام نہیں کیا بلکہ ہر اس چیز کو حرام اور ممنوع قرار دیا ہے جو روزہ کے مقاصد کے منافی اور اس کی حکمتوں' روحانی اور اخلاقی فوائد کے لیے مضر ہے۔ اس نے روزہ کو ادب وتقویٰ' دل اور زبان کی طہارت کے حصار میں گھیر دیا ہے۔

③ اسلامی روزہ صرف سلبی امور واحکام کا نام نہیں جس میں صرف کھانے پینے' غیبت' چغل خوری' لڑائی جھگڑے اور گالی گلوچ کی ممانعت ہو' وہ بہت سے ایجابی امور اور احکام کا بھی مجموعہ ہے۔ یہ عبادت وتلاوت' ذکر وتسبیح' ہمدردی وخیر خواہی اور غرباء پروری کا زمانہ ہے۔

④ یہودیوں کے نزدیک روزہ نفس کی تذلیل اور تقریر کے

مترادف ہے۔ اس کے برعکس شریعت اسلامی نے نہ روزہ نفس کو ایذا پہنچانے اور تکلیف میں مبتلا کرنے کا ذریعہ بنایا ہے نہ اس کو خدا کا عذاب قرار دیا ہے۔ پورے قرآن وحدیث میں ایک لفظ بھی ہم کو ایسا نہیں ملتا جس سے اس کا اشارہ نکلتا ہو۔ اس نے اس کو ایک ایسی عبادت کے طور پر پیش کیا ہے جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اس نے اس کے احکام اور قوانین بھی ایسے خشک اور ظالمانہ نہیں بنائے کہ اس کا قطعی نتیجہ نفس کی ایذاء رسانی کی شکل میں ظاہر ہوتا اور اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ پڑ جاتا۔ بلکہ اس نے سحری کھانا سنت قرار دیا اور تاخیر کے ساتھ کھانے کو مستحب کیا اور ہدایت کی کہ فجر کی پَو پھوٹنے تک کھاتے رہو۔ افطار میں عجلت کا حکم دیا' رات اور دن دونوں میں سونے اور آرام کرنے کی اجازت دی۔ کاروبار' تجارت اور مفید جائز کاموں میں انہماک ومصروفیت کو بھی یہودی مذہب کے برعکس جائز رکھا جس میں روزہ کی حالت میں کام کرنا ممنوع ہے اور مکمل طور پر خلوت وعبادت لازمی ہے۔

(ارکان اربعہ: ص۲۸۲'۲۸۷'۲۹۸'۳۰۰)

صدقۂ فطر:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے روزوں کے فضول ولایعنی اور فحش باتوں کے اثرات سے پاک صاف کرنے کے لیے مسکینوں اور محتاجوں کے کھانے کے بندوبست کے لیے صدقہ فطر واجب قرار دیا۔'' (ابوداود)

صدقہ فطر کے بارے میں ارشادات نبویؐ:

① سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کے لیے ایک صاع مسلمانوں میں سے ہر غلام اور ہر آزاد مرد' عورت' بچے اور بڑے سب پر فرض فرمایا اور لوگوں کو نماز (عید) کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کر دینے کا حکم دیا ہے۔ (مختصر بخاری: ۴۳۵)

② سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ عید الفطر کے دن ایک صاع کھانا (محتاجوں کو) دیا کرتے تھے اور ہمارا کھانا ''جو' خشک انگور' پنیر اور کھجور ہوتا تھا۔'' (ایضاً ص: ۴۳۵)

③ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''صدقہ فطر ایک صاع کھجوریں' یا ایک صاع ''جو'' نبی کریم ﷺ نے ہر مسلمان مرد' عورت' آزاد اور غلام سب پر فرض کر دیا ہے۔'' (ایضاً: ص ۴۳۶)

ضرب عضب ..... کامیاب آپریشن

تحریر
جناب طاہر محمود

ایک سال پہلے پوری پاکستانی قوم ایک عجیب سے مخمصے کا شکار تھی۔ میڈیا شدت پسندوں کے اسلام آباد مارگلہ کی پہاڑیوں پر آمد کی اطلاعات دے رہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے پاکستانی ریاست کی رٹ کہیں کھو گئی ہو۔ ایسے مشکل حالات میں پاکستانی قوم اپنی بقا کی جنگ لڑ رہی تھی۔ تقریبا تمام ادارے ماسوائے پاک فوج کے عجیب خوف کا شکار تھے۔ دوسری طرف غیر ملکی ایجنٹوں اور دہشت گردوں نے حالات کو خراب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ پوری قوم کی فکر اپنی جگہ درست تھی مگر اس کے ساتھ ساتھ قوم کو اپنی مسلح افواج پر پورا بھروسہ اور یقین تھا کہ وہ اس ساری صورت حال کو بڑی خوش اسلوبی سے حل کر لے گی۔ ایسے میں پاکستان آرمی نے حکومت کی مدد سے دہشت گردوں کے خلاف ایک بھرپور آپریشن کا اعلان کیا جسے آپریشن ضرب عضب کا نام دیا گیا۔ جو بڑی کامیابی سے ہمکنار ہوا اور آئے دن کے دھماکوں سے قوم کو نہ صرف نجات ملی بلکہ قوم کے مورال کو ڈاؤن کرنے والے مخمصے بھی ختم ہو گئے۔

آج آپریشن ضرب عضب کو ایک سال مکمل ہو چکا ہے۔ پوری قوم کے لئے یقیناً یہ بڑے اطمینان کی بات ہے کہ اس ایک سال کے دوران پاک فوج نے دہشت گردوں کے انفراسٹرکچر کو تباہ کر کے بہت سے علاقوں پر حکومت کی رٹ بحال کر دی ہے۔ آپریشن کے دوران پاک فوج نے بھی ماضی کی طرح شہادتیں پیش کیں' اس کے ہر جوان اور افسر کے سامنے ایک ہی ہدف تھا کہ ملک کو دہشت گردی سے پاک کرنا ہے۔ وطن عزیز کی سرزمین پر حکومتی رٹ قائم کرنی ہے اور اسے دشمنوں کے پنجے سے واگزار کرانا ہے جس کے بعد آپریشن ضرب عضب میں زبردست کامیابیاں حاصل ہوئی اور اب یہ آخری مراحل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ آئی ایس پی آر کے مطابق اس آپریشن میں 2763 دہشت گرد مارے گئے جبکہ 218 انتہائی خطرناک دہشت گرد بھی مارے گئے ہیں۔ اس دوران 347 افسر اور جوان شہید ہوئے۔ دہشت گردوں کے قبضے سے 18087 جدید ہتھیار برآمد ہوئے۔ دہشت گردوں کے 837 خفیہ ٹھکانے تباہ کیے گئے۔ ان کے ٹھکانوں سے 253 ٹن بارود برآمد ہوا۔ دہشت گردوں کے خلاف ملک بھر میں 4 ہزار آپریشن کئے گئے۔ شمالی وزیرستان اور خیبر ایجنسی میں انتہائی مضبوط ٹھکانے تباہ کئے گئے جبکہ دہشت گردوں کا مواصلاتی نظام بھی تباہ کر دیا گیا۔

آپریشن شروع کرنے سے پہلے دہشت گردوں نے علاقے میں خوف وہراس کی فضاء قائم کی ہوئی تھی۔ ان کے غیر ملکی آقاؤں نے ان کو اتنا مواد مال وزر دیا ہوا تھا کہ وہ کئی سال تک لڑ سکتے تھے۔ اب اللہ کے فضل سے پاک فوج نے نوے فیصد علاقہ دہشت گردوں سے خالی کروالیا ہے۔ ایک سال قبل کی صورتحال یہ تھی کہ شمالی وزیرستان کے بعض علاقوں پر دہشت گردوں کا کنٹرول تھا اور مقامی شہری بھی خوف کی زندگی گزار رہے تھے۔ جن لوگوں پر انہیں شک ہوتا کہ وہ حکومتی افراد یا اداروں سے رابطے میں ہوتے ہیں دہشت گرد ان کے سرکاٹ کر چوراہے میں لٹکا دیتے تھے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ آج وہی شمالی وزیرستان ہے جہاں سے ان کے انفراسٹرکچر اور ٹھکانوں کا خاتمہ کیا جاچکا ہے اور متاثرین پھر سے اپنے گھروں میں جا کر ایک بے خوف زندگی گزار رہے ہیں۔ آپریشن ضرب عضب کا ایک سال پاک فوج کے مضبوط عزم اور دہشت گردی کے خلاف کمٹمنٹ کی علامت ہے۔ یہی نہیں اس نے پاکستان کی سرزمین کو ان سے واگزار کروا کر پاکستان کا پرچم دوبارہ لہرا دیا ہے۔ اگرچہ فاٹا میں جاری آپریشن ضرب عضب اپنے آخری مراحل میں ہے لیکن شہروں کے اندر دہشت گردوں کے سہولت کاروں اور انہیں فنڈز فراہم کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچانا ابھی باقی ہے۔ قومی ایکشن پلان کے تحت اگرچہ اس سلسلے میں کام شروع ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود وفاقی وصوبائی ایجنسیوں کی غیر معمولی فعالیت اور ایکشن ناگزیر ہے۔ اب بنیادی ہدف دہشت گردوں کو سہولت اور فنڈنگ فراہم کرنے والوں کا ہے۔ پاک فوج فاٹا سے دہشت گردوں کو ختم کرنے کے جس معرکہ میں سرخرو ہوئی ہے اس کے پیش نظر قوم کو پوری امید ہے کہ سہولت کاروں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے سلسلے میں بھی وہ اپنے قومی مقاصد حاصل کر لے گی۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ سیاسی قیادتیں اپنے اپنے جھگڑوں میں پاک فوج کو نہ گھسیٹیں اور یہ بات یاد رکھیں کہ اگر یہ ادارہ نہ ہوتا تو آج پاکستان کی یہ آن شان نہ ہوتی۔ کیونکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ ملک کو ہمیشہ اسی فوج نے اپنے لہو کی قربانی سے محفوظ بنایا ہے اور دھرتی کے ان سپوتوں کے ہوتے ہوئے دشمن کبھی بھی اس ملک کو زیر کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ آج ہمیں اپنی فوج پر فخر ہونا چاہیے اور اس بات کا ادراک بھی کہ اگر فوج سرحدوں پر دشمن کا مقابلہ کر رہی ہے تو اس کا مورال بلند کرنے کے لئے اقدامات کرنے ہوں گے تاکہ ہم ایسی باتیں اور قصے سامنے لے آئیں جن سے دھرتی کے ان سپوتوں کا مورال ڈاؤن ہو جائے۔ آپریشن ضرب عضب مسلح افواج کی تاریخ میں ایک سنہری باب کے طور پر رقم ہوگا جس میں پوری پاکستانی قوم اپنی مسلح افواج کی پشت پر اس کا حوصلہ بڑھانے کے لئے کھڑی نظر آئے گی۔

طب و صحت

ماہ رمضان کی غذائیں

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور ہر مسلمان پر فرض ہے۔ قرآن مجید نے روزہ کا مقصد تقویٰ بیان کیا ہے۔ اسلام دین فطرت ہے اور فطرت کا ہر عمل انسان کی فلاح کے لئے ہے۔ روزہ کا دینی پہلو اپنی جگہ مسلمہ مگر فطری دین ہونے کے ناطے اس کے طبی فوائد بھی ہیں۔ روزہ فاقہ نہیں بلکہ صبح سے شام تک غذا میں وقفہ ہے اس طرح کھانے پینے اور دیگر نفسانی خواہشات کا جو وقفہ آتا ہے وہ جسم اور روح کو پاک صاف کرتا ہے۔ جسم سے فاسد فضلات خارج ہوتے ہیں، حرص اور مرض سے مقابلے کی قوت مضبوط ہوتی ہے۔ نفس اور جسم کی تربیت اور نظم وضبط کی عادت پختہ ہوتی ہے۔

روزہ کے روحانی اور جسمانی فوائد حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ روزہ کو اس کی روح کے مطابق رکھا جائے اور ایسی غذا کھانی چاہیے جس کے اجزا متوازن ہوں۔ مگر ہمارے ہاں لوگ روزہ کے طبی فوائد اس لئے حاصل نہیں کر پاتے کہ وہ بسیار خوری کر کے روزہ کی روح کو مجروح کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ رمضان میں سموسے، پکوڑے، کچوریاں، بکثرت استعمال ہوتی ہیں۔ گھروں میں انواع و اقسام کے کھانے تیار ہوتے ہیں۔ اس طرح بعد میں خوب پانی پیا جاتا ہے۔ جس سے معدہ بوجھل ہو جاتا ہے اور ضرورت سے زیادہ غذا کو جلانے کے لئے اور جسم سے خارج کرنے والے اعضاء کو زیادہ توانائی استعمال کرنا پڑتی ہے۔ یوں انسان کی کارکردگی میں فرق آتا ہے۔ اس طرح چند روز میں بھوک کم ہو جاتی ہے اور نقاہت کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ اگر ہم روزہ میں سادہ غذا استعمال کریں تو نہ صرف غذا کا مقصد پورا ہوگا بلکہ اعضائے جسم کو آرام کا موقع ملے گا اور ان کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔

رمضان المبارک کے دوران غذائی عادات بدل جاتی ہیں۔ ان میں خون کے روغنی مادوں میں ہونے والی تبدیلیاں قابل ذکر ہیں۔ خاص طور پر مفید قلب چکنائی ایچ ڈی ایل کی سطح میں تبدیلی بڑی اہم ہوتی ہے' کیونکہ اس سے قلب اور شریانوں کو تحفظ حاصل ہوتا ہے۔

روزہ بہت سی بیماریوں کا قدرتی علاج کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مثلاً موٹاپا ایک فکر والی بیماری ہے جس کے ساتھ کئی اور بیماریاں وابستہ ہیں۔ ہماری سوسائٹی میں بے شمار ایسے لوگ ملتے ہیں جن کا کام زیادہ تر بیٹھنا یا آرام کرنا ہے یا ہمارے بہت ہی اچھے گھرانے کی بہنیں جن کا کام اچھی خوراک کھانا اور ٹی وی دیکھنا ہے، ان کا وزن بڑھنا معمولی بات ہے۔ بلکہ کچھ افراد ایسے بھی ہیں جن کو زیادہ کھانے کا نشہ ہے اور وہ ایک دوسرے سے مقابلہ کر کے کھاتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے جسم کا وزن زیادہ ہو جاتا ہے۔ کمزور جسم والے کا وزن بڑھ جاتا ہے جبکہ اچھے جسم والے کا وزن مزید بڑھ جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کو موٹا ہونے کا یوں بھی خیال ہوتا ہے کہ ان کی عزت، شہرت اور وقار کا مسئلہ بن جاتا ہے اور وہ اپنے جذبات کو کسی بھی طرح زیادہ کھانے سے نہیں روک سکتے جس کے نتیجے میں معاشرے میں جوڑوں کا درد' شوگر' دل کے امراض کا ہونا معمولی بات ہے، ایسے لوگوں کی ورزش بھی کم ہوتی ہے جس سے موٹاپا مزید بڑھتا ہے۔

موٹاپا اسی وقت روکا جا سکتا ہے جب سوسائٹی ذہنی طور پر تیار ہو جائے۔ ان کی زندگی کے طریقوں میں تبدیلی ہو، خوراک کم کی جائے تو بے شمار بیماریاں خود بخود کم ہو سکتی ہیں۔ روزہ ایک ایسا ذریعہ ہے کہ جس سے موٹاپے میں کمی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ بجائے دن میں کئی بار کھانے کے روزے میں خوراک مقدار سے کم ہو جاتی ہے اور جسم کی فالتو چربی پگھلنا شروع ہو جاتی ہے اس طرح جسم کے اندر چربی کی کمی ہو جاتی ہے۔ جس سے وزن کم ہو جاتا ہے اور بے شمار فائدے حاصل ہوتے ہیں، کیونکہ روزہ کے اندر حرکت کا بڑا دخل ہے۔ یعنی صبح اٹھنا' نماز پڑھنا' دن کو کام کرنا' رات کو باجماعت تراویح پڑھنا جس سے لامحالہ وزن میں کمی ہو جاتی ہے۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ طبی نقطہ نظر سے وزن کم کرنے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ جو کہ کئی سالوں سے رائج ہے جسے ڈائٹنگ کہتے ہیں یعنی بھوک سے علاج یا وزن کی کمی کرنے میں' ایک انسان کو صرف دو کواٹر پانی دیا جاتا ہے اور ساتھ کچھ حیاتین جس سے کمزوری کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے جسم میں کئی تبدیلیاں ہوتی ہیں اور خطرات بھی بڑھ جاتے ہیں اور جسم دبلا پتلا ہوتا ہے۔ مگر روزے کی حالت میں اس قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا، انسان کی خوراک میں زیادہ حرارے نہیں آتے، وزن نہیں بڑھ پاتا، یہ ایک محفوظ طریقہ ہے جو قدرت نے مسلمانوں کے لئے تجویز فرمایا۔

عمل ہاضمہ میں جسم کے بیشمار حصے کام کرتے ہیں۔ مثلاً منہ کے لعاب' معدہ کی تیزابیت اور آنتوں کے ساتھ لبلبے کی رطوبت' انسان بغیر روزے کے ہوتا ہے تو دن بھر کچھ نہ کچھ کھاتا رہتا ہے جس سے لعاب دہن، غدود' رطوبتیں زیادہ نکلتے ہیں۔ مثلاً ٹائکن' معدہ میں ہو جاتی ہے تو اس کی تیزابی کثافتیں خوراک پر عمل کرتی ہیں اور پھر یہ خوراک آنتوں میں جاتی ہے تو لبلبے کی رطوبت اس پر عمل کرتی ہے اور عام کھانے پینے سے ان اجزاء کا عمل کمزور پڑ جاتا ہے جسم میں بے شمار ردوبدل ہو جاتا ہے۔ لیکن روزہ کی حالت میں ان کو کم کام کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح جگر کو بھی آرام ملتا ہے اور اس کی رطوبتیں بھی زیادہ نہیں پیدا ہوتیں جس سے ان تمام اعضاء کو آرام مل جاتا ہے اور وہ تازہ دم ہو جاتے ہیں۔

عام طور پر لوگوں کو بدہضمی ہو جاتی ہے' پاخانہ وقت پر نہیں کر سکتے جس سے سر میں درد' تھکان' کمر میں درد اور کمزوری ہوتی ہے۔ لیکن روزہ رکھنے سے ان رطوبتوں اور معدے کو آرام ملتا ہے اور فضلہ کی نالیوں کو بھی کثرت سے کام کرنے سے نجات مل جاتی ہے۔

صحت کے لئے آرام بہت ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ خدا نے رات آرام کے لئے رکھی اور دن کام کے لئے تا کہ جسم کے اندرونی اور بیرونی حصوں کو آرام میسر آ سکے، جب نیند پوری ہو تو انسان تازہ دم نہیں ہوتا اور ذہن پوری طرح کام نہیں کر پاتا۔ اس طرح اگر جسم کے اندرونی حصوں کو آرام نہ پہنچایا جائے، ان کا خیال نہ رکھا جائے تو لامحالہ اندرونی جصوں کو بیماری کا شکار ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

گردے کا کام چھلنی کا سا ہے، جو مائع ہم پیتے ہیں، گردے کے مختلف حصوں سے باہر نکل جاتا ہے اور گردے کی پیچیدہ اور باریک ساختیں اس کو کرنے میں متعین رہتی ہیں۔ روزے سے پیشاب کی دیگر نالیوں کو

کم کام کرنا پڑتا ہے اور ان کو آرام مل جاتا ہے۔ مثلاً آپ زیادہ کھاتے ہیں اور ہر چیز کھاتے ہیں جس سے گردے کو چھلنی کا کام زیادہ کرنا پڑتا ہے اور جو چیزیں باہر نکلتی ہیں اور اس سے جسم کے مختلف حصے حرکت میں آ جاتے ہیں۔ مثلاً زیادہ پیشاب آ جانا اور بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے۔ مگر روزہ رکھنے سے ایک ایسا توازن قائم ہوتا ہے جس سے گردے کے اندر وہ صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے قوت مدافعت بڑھ جاتی ہے اور یہ سارا فعل روزے کی بدولت ہوتا ہے۔ اس طرح زیادہ چبانے سے (ایسے لوگ جو دن کو زیادہ کھاتے ہیں) دانتوں میں خوراک کے ذرے رہ جاتے ہیں اور لوگ صفائی نہیں کرتے مگر روزے کی صورت میں صرف سحری اور افطاری کا کھانا ہوتا ہے اور کھانے کے بعد انسان پوری طرح دانتوں کی حفاظت کر سکتا ہے۔ لہٰذا آپ روزے کی بدولت اپنے جسم کو موٹاپے اور دیگر بیماریوں سے نجات دلا سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ روزہ اس طرح رکھیں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے رکھا۔ جس طرح اللہ نے چاہا کیونکہ روزہ رکھنا جسم اور صحت کے لئے بھی اچھا ہے۔

روزوں کی وجہ سے وزن اور خون میں کولیسٹرول کی کمی بیشی کا کھوج لگایا جا چکا ہے رمضان المبارک کے دوران نباتاتی تیل کے استعمال کے فوائد و اثرات بھی ثابت ہو چکے ہیں۔ خاص طور پر سن فلاور یعنی سورج مکھی کے تیل کے استعمال سے خون میں ایچ ڈی ایل کی سطح میں مفید اضافہ ریکارڈ ہو چکا ہے، اسی طرح زیتون کے تیل کے استعمال سے خون میں کولیسٹرول میں کمی بھی ثابت ہو چکی ہے۔ روزوں کے دوران ایچ ڈی ایل کی سطح بڑھ جاتی ہے اور یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ ایل ڈی ایچ مضر قلب اور ایچ ڈی ایل مفید قلب چکنائی ہوتی ہے۔ ان کی توثیق مزید کے لئے پشاور یونیورسٹی کے بائیو کیمسٹری میں دس مردوں اور دس رضا کار خواتین کے خون کے نمونوں کا رمضان المبارک کی ابتداء اور آخر میں مطالعہ کیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ ان طبی رضا کاروں کے خون میں رمضان المبارک کے وسط میں ایچ ڈی ایل کولیسٹرول اور ایل ڈی ایل کولیسٹرول کی سطح میں معمولی اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ ان نمونوں کا مطالعہ بڑا دل چسپ رہا، رمضان کے آغاز اور اختتام پر تمام رضا کاروں میں سے 65 سے 90 فیصد خون میں کولیسٹرول کی سطحیں معمول کے مطابق پائی گئیں جب کہ ان میں سے 5 سے 20 فیصد میں یہ روغنی مادے خطرے کی سطح کے قریب پائے گئے۔ تاہم رمضان کے وسط میں ان مادوں کی سطح میں کمی بیشی دیکھی گئی۔ کولیسٹرول اور ٹرائی گلیسرائڈ کی نارمل سطح والوں میں ایچ ڈی ایل اور ایل ڈی ایل میں 10 فیصد سے 45 فی صد اضافہ پایا گیا۔ جبکہ رمضان کی ابتداء اور اختتام پر 25 سے ستر فیصد میں کولیسٹرول ایک ہی سطح پر برقرار رہی' لیکن خطرے کی سطح کے قریب والے رضا کاروں کے خون میں کولیسٹرول کی سطح رمضان کے اختتام کے وقت کم ہو گئی اور ان میں مردوں کے مقابلے میں خواتین کا تناسب زیادہ رہا۔ پورے روزوں میں ٹرائی گلیسرائڈ کی سطح بھی کولیسٹرول کی طرح معمول کی سطح پر رہی، لیکن خواتین کا تناسب اس سلسلے میں مردوں سے زیادہ رہا۔ اسی طرح ایچ ڈی ایل کے معاملے میں بھی خواتین کے خون میں اس کی نارمل سطح کا تناسب مردوں سے زیادہ تھا۔

ان تینوں چکنائیوں کی سطح میں کمی سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ رمضان المبارک ہمیں غذائی بے اعتدالیوں پر قابو پانے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے اور اس میں روزوں کی وجہ سے چکنائیوں کے میٹابولزم کی شرح بھی بہت بہتر ہو جاتی ہے۔

مناسب ہوگا کہ اگر ثقیل تلی ہوئی اشیاء مثلاً سموسے پکوڑے کچوریوں پراٹھے اور چاولوں سے احتیاط کی جائے اور روزہ کھجور، دودھ، شہد اور زیتون سے افطار کر کے بعد میں نماز مغرب ادا کر کے معمول کی سادہ روٹی سالن کے ساتھ کھائی جائے تو رمضان المبارک میں ایک مسلمان اپنی روحانی اور جسمانی صلاحیتیں بڑھانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ رمضان المبارک میں بہترین غذائی اور شفائی خصوصیات کی حامل درج ذیل غذائیں ہیں:

کھجور: کھجور رسول ﷺ کی محبوب غذا ہے' کھجور سے افطار سنت نبویؐ ہے۔ کھجور غذائیت خصوصاً حیاتین سے بھرپور پھل ہے اور جلد ہی جزو بدن بن جاتا ہے۔ اس طرح دن بھر کے وقفے سے جو حرارے خرچ ہوتے ہیں، یہ ان کا نعم البدل بن جاتے ہیں اور جسم میں چستی و توانائی آ جاتی ہے۔ جدید طبی تحقیقات نے بھی کھجور کو ایک بہترین توانائی بخش پھل قرار دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ کھجور گلوکوز اور فرکٹوز کی شکل میں قدرتی شکر پیدا کرتی ہے جو فوراً جزو بدن بن جاتی ہے۔ ایک سو گرام کھجور میں 315 کیلوریز ہوتی ہیں۔ جو ایک صحت مند زندگی گزارنے کے لئے روزمرہ کی مناسب غذا ہے۔ کھجور مقوی اثرات رکھتی ہے' زود ہضم ہے۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ گرم ہے اور اس کا استعمال صرف موسم سرما ہی میں مناسب ہے مگر تحقیق نے یہ بات غلط ثابت کی ہے، توازن کے ساتھ سارا سال استعمال کی جاتی ہے۔ کھجور ضعف قلب، حیض، آنتوں کے امراض، جنسی قوت، بچوں کے امراض، جسم کو فربہ کرنے اور نشہ آور اشیاء کے لئے مفید ہے۔

شہد: کے بارے میں ارشاد ربانی اور فرمان نبوی ﷺ ہے کہ شہد میں شفا ہے اور موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔ جدید تحقیقات نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہد مختلف امراض میں مختلف طریقوں سے استعمال کرنے کے علاوہ صحت و توانائی کے لئے دنیا بھر میں استعمال کیا جاتا ہے۔ شہد نوزائیدہ بچے سے لے کر جاں بلب مریض تک کو دیا جاتا ہے۔ شہد کے ایک سو گرام میں 319 کیلوریز ہوتی ہیں جو ایک صحت مند جسم کے لئے روزانہ کی ضرورت کے لئے کافی ہیں۔ شہد استعمال کرنے والے طویل العمر، صحت مند اور خوبرو ہوتے ہیں۔ شہد یوں تو تقریباً تمام امراض میں استعمال ہوتا ہے مگر معدہ کے السر، نظام ہضم کی اصلاح، خون کی کمی، خون صاف کرنے، گلے کے امراض اور پھوڑے پھنسیوں کا بہترین علاج ہے۔ شہد کے فوائد حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ شہد خالص ہونا چاہیے، روزہ داروں کو چاہیے کہ دودھ میں شہد دو چمچ ملا کر روزہ افطار کر لیا کریں، پھر نماز مغرب کے بعد معمول کی سادہ غذا کھائیں۔

دہی: دہی کے استعمال کی وجہ سے پنجاب کے باشندے قوی الجثہ ہوتے تھے اور آج کل بھی دوسروں کی نسبت زیادہ توانا اور تندرست ہوتے ہیں۔ بلغاریہ میں عام طور پر لوگ زیادہ عمر پاتے ہیں۔ یہ لوگ دہی اور پالک زیادہ کھاتے ہیں، دودھ سے دہی بنانے کا رواج تین ہزار سال قبل مسیح قدیم مصریوں میں شروع ہوا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ فراعنہ مصر کے دستر خوان پر دہی ایک عمدہ غذا کے طور پر رکھا جاتا تھا۔ پھر ایران، روس،

عرب، بلقانی ریاستیں اور متحدہ ہندوستان میں صدیوں سے دہی غذا کا ایک اہم جزو تصور ہوتا آیا ہے پھر جب دہی کی شکل میں خمیر اٹھا ہوا دودھ طبی نقطہ نظر سے مفید اور زود ہضم اور زیادہ غذائیت کا حامل ثابت ہوا تو اس سے فائدہ اٹھانے سے کسی نے نہیں روکا۔ سب جانتے ہیں کہ دہی میں خمیر اٹھنے والے بکٹیریا، دودھ میں بے حد تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں۔ دہی اور چھاچھ کی ترشی میں تیزابیت یعنی سائٹرک ایسڈ برابر مقدار میں موجود ہوتا ہے جو آنتوں کے مضر صحت جراثیم دور کر کے غذا کو ہضم کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اس میں تھوڑی غذا میں الکوحل اور کاربونک ایسڈ گیس کی موجودگی اور غذائی نالی کے اعصاب میں تحریک پیدا کرتی ہے۔

چھاچھ جب ہضم ہونے لگتی ہے تو اس کی حرارت جسم کی حرارت سے ملنے کے بعد بدن کی پرورش کرنے والے جراثیم پیدا کرتی ہے۔ یہ غیر مرئی جراثیم، غذائی نالی میں دو اقسام کے گیس بناتے ہیں۔ اس میں پہلی قسم کی گیس کے اثر سے معدہ غذا جذب کر کے اور زیادہ سرایت کرنے کی طاقت حاصل کرتا ہے۔

دودھ کی طرح ''دہی'' بھی جسم کی پرورش کرنے والے اجزاء سے بھرپور ایک مکمل غذا ہے۔ دودھ صدیوں سے ایک مکمل غذا تسلیم کیا جارہا ہے۔ انسان کے بدن کے تمام ڈھانچے اور کل پرزے دودھ ہی سے تیار ہوتے ہیں۔ انسان اور مویشیوں کی غذا بھی گھاس پھوس، ساگ پات، پھل اور چارہ وغیرہ کی شکل میں استعمال ہوتی ہیں۔ یہ چیزیں جب جسم کے اندر داخل ہوتی ہیں تو آلات ہضم ان کو بلو بلو کر سفید دودھ کی شکل میں پیش کر دیتے ہیں۔ دودھ حیوانات سے لے کر انسان تک غذا میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ دودھ پر طرح طرح کے تجربے ہوئے اور ان تجربوں نے دودھ کو دہی کی شکل میں تبدیل کر کے انسانوں کے لئے اور زیادہ مفید بنا دیا ہے اور اس سے کریم اور مکھن تیار ہوتا ہے۔

دودھ: دودھ ایک مکمل غذا ہے' رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ دودھ تمام غذاؤں کا شہنشاہ ہے۔ جدید تحقیقات نے بھی دودھ کو ایک مکمل غذا قرار دیا ہے۔ ایک کلو دودھ اپنی غذائی افادیت کے لحاظ سے ایک کلو گوشت کے برابر ہے۔ دودھ ہر عمر کے لوگوں کے لئے یکساں مفید غذا ہے۔ اس سے دماغی قوت حاصل ہوتی ہے۔ بیماری کے بعد ہونے والی نقاہت دور ہوتی ہے۔ خون پیدا ہوتا ہے، دودھ سے ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ قبض کشا اور پیشاب آور ہے' عمر بڑھتی ہے۔ رنگت صاف ہوتی ہے اور زود ہضم ہے۔ دودھ صبح سحری کے وقت اور افطاری کے وقت استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر افطار میں ہمراہ تین کھجوریں کھا لی جائیں تو مفید ہے۔ سوتے وقت دودھ کا پینا مناسب نہیں۔ کیونکہ اس طرح ہضم نہیں ہوتا۔ سونے سے کم از کم دو گھنٹے قبل پیا جائے تا کہ ہضم ہو جائے۔ روزہ داروں کے لئے دودھ میں شہد ملا کر یا کھجوروں کا استعمال بہترین افطاری ہے۔

زیتون: زیتون کا شمار ان غذاؤں میں ہوتا ہے جن کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے اور اسے مثل نور قرار دیا ہے۔ قرآن حکیم سے قبل توریت میں بھی اس کا ذکر آیا ہے۔ زیتون کے درخت کا شمار دنیا کے قدیم ترین پودوں میں ہوتا ہے۔ یہ معدہ اور نظام ہضم کے لئے مفید غذا ہے۔ جدید تحقیقات طب نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ روزہ دار کے معدہ کی اصلاح کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔ زیتون، بواسیر، جلدی امراض، سوزش، پھوڑے پھنسیاں، منہ کے چھالوں اور عرق النساء پتے کی پتھری، دمہ، فلو، نزلہ زکام میں مفید ہے۔ عرب ممالک میں اسے ایک اچھی خوراک و غذا کے علاوہ بالوں کی افزائش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ روزہ دار کے لئے سب سے اچھا بغیر ملاوٹ والا روغن زیتون اچھی غذا ہے' جاپان میں زیتون کے تیل کو آنتوں کے سرطان میں مفید قرار دیا گیا ہے۔ شرق وسط اور شمالی افریقہ کے باشندوں کا خیال ہے کہ جو لوگ باقاعدگی سے زیتون کا تیل پیتے ہیں' وہ کبھی پیٹ کے سرطان میں مبتلا نہیں ہوتے۔ معدے اور آنتوں میں زخم ہوں تو زیتون کا تیل خالی پیٹ دینے سے مندمل ہو جاتے ہیں۔ دن میں گیارہ بجے اور رات کو مریض کی حالت کے پیش نظر دس سے بیس گرام تک تیل روزانہ دینا چاہیے۔ اپنے فیملی ڈاکٹر یا معالج سے مشورہ کر کے تیل پیجئے اور اس اعتقاد کے ساتھ کہ اس میں ستر بیماریوں سے شفا ہے اور شافی صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ جو لوگ باقاعدگی سے تیل پیتے ہیں ان کو سانس کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ سانس کی ہر بیماری میں زیتون کا تیل فائدہ دیتا ہے بلکہ یہ دورے کے دورانئے کو ختم کرتا ہے۔ دمے کے مریضوں کے لئے فائدہ مند ہے۔ دورے کے درمیان ابلتے پانی میں شہد پینے سے فائدہ ہوتا ہے' زیتون فلو اور زکام میں بطور اینٹی بائیوٹک ادویہ دیا جاتا ہے۔ جو لوگ پابندی سے زیتون کا تیل پیتے ہیں ان کو فلو اور زکام نہیں ہوتا۔ اگر ہو بھی جائے تو معمولی سا جو خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے۔ تپ دق کے مریضوں کے لئے بھی یہ تیل بے حد مفید ہے۔

خط و کتابت کا پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی مطب
ہمدرد سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن' لاہور۔
042-37803520

رسول اللہ ﷺ کے فرمودات پر عمل کرنے میں دارین کی فلاح مضمر ہے

اسلام آباد..... سلف صالحین کا منہج صرف اور صرف اتباع رسول ﷺ تھا' اس لیے محبت رسول ﷺ کے اظہار کے لیے سیرت کانفرنس بجا لیکن کامیابی و نجات کے لیے سیرت طیبہ پر عمل پیرا ہونا از حد ضروری ہے۔ ان خیالات کا اظہار گذشتہ روز اہل حدیث یوتھ فورس اسلام آباد کے زیر اہتمام ''شانِ مصطفیٰ ﷺ کانفرنس'' جامع مسجد طیبہ اہل حدیث لوئی بھیر کے پنڈال میں زیر صدارت حافظ مقصود احمد امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد منعقد کی گئی۔ کانفرنس سے مولانا محمد ادریس گوہڑوی' مولانا محمد بنیامین عابد' مولانا محمد حسین مدنی' مولانا ابوبکر صدیق و دیگر علماء کرام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد ﷺ کے بتائے ہوئے فرمودات کی روشنی میں کام کرنے والے ہی دنیا و آخرت میں فلاح پائیں گے۔ ان کی زندگی نمونہ حیات ہے۔ حافظ مقصود احمد کا کہنا تھا کہ شانِ رسول کو اہل حدیث ہی کما حقہ بیان کرتے ہیں۔ شانِ مصطفیٰ تو ہر کوئی بیان کرتا ہے مگر پیغام مصطفیٰ ﷺ کی طرف توجہ نہیں۔ شان وہ ہے جو اتباع سنت کے ساتھ ہو۔ مولانا محمد بنیامین عابد نے کہا کہ جس عظیم ترین ہستی کا ذکر کرنے اور سننے کے لیے آج بیٹھے ہیں' اللہ کریم نے نبی اکرم حضرت محمد ﷺ سے بہتر نبی کوئی نہ بنایا ہے اور نہ ہی آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ نے نبی ﷺ کو رحمت بنا کر بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کامیابی صرف اور صرف قرآن و حدیث کی روشنی میں مل سکتی ہے۔

منجانب: ایم این اے سلفی۔ میڈیا ایڈوائزر اسلام آباد

ناظم اعلیٰ پنجاب کی سعودی عرب روانگی

گذشتہ روز مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے ناظم اعلیٰ میاں محمود عباس تقریباً ایک ماہ کے دورے پر سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ ان کی پاکستان آمد تک سینئر نائب ناظم حافظ عبدالرزاق (فاضل مدینہ یونیورسٹی) قائم مقام ناظم پنجاب ہوں گے۔

منجانب: عبدالرحیم قریشی' ناظم دفتر پنجاب

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے علمائے کرام کا دورہ اندرون سندھ

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا دو رکنی وفد مولانا عبدالرشید حجازی نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ اور حافظ عبدالباسط شیخوپوری ناظم تبلیغ مرکزیہ پر مشتمل اندرون سندھ کے چار روزہ دورے پر 30 مئی 2015ء بروز ہفتہ حیدر آباد پہنچا۔ جہاں پر حیدر آباد کے ذمہ داران مختار احمد' مولانا امیر عبداللہ فاروقی' مولانا خالد اکرم مدنی' شکیل احمد قریشی ودیگر نے استقبال کیا۔ اسی طرح کراچی سے استاذ العلماء مفتی محمد یوسف محمدی امیر صوبہ سندھ' قاری خلیل الرحمٰن جاوید اور شکیل اختر حیدر آباد پہنچے۔ بعد از دوپہر یہ قافلہ نوکوٹ تھرپارکر کے لیے روانہ ہوا جہاں پر پہلا پروگرام رکھا گیا تھا۔ بعد نماز عصر جامعہ دارالعلوم السلفیہ نوکوٹ کی تقریب تکمیل بخاری شروع ہوئی۔ بخاری شریف کی آخری حدیث پر درس جماعت کے معروف خطیب مولانا محمد ابراہیم بھٹی حفظہ اللہ نے دیا اور بعد نماز مغرب ''تحفظ حرمین شریفین کانفرنس'' کا آغاز استاذ القراء ابوبکر المنشاوی کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالرحیم ثاقب نے ادا کیے۔ پہلا خطاب مولانا ارشد علی مدیر مکتبہ دارالسلام کراچی نے کیا۔ ان کے بعد حضرت مولانا عبدالرشید حجازی نے خطاب فرمایا اور ہزاروں افراد نے حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے کا عہد کیا۔ حافظ عبدالباسط شیخوپوری اور قاری خلیل الرحمٰن جاوید نے بھی خطاب کیا۔ مولانا محمد یوسف محمدی صاحب امیر سندھ نے اختتامی کلمات کہے اور دعائے خیر کروائی۔ آخر میں مولانا محمد حسن سموں امیر نوکوٹ ومدیر جامعہ ہذا نے کلمات تشکر پیش کیے۔ یاد رہے کہ جامعہ کا وسیع وعریض میدان سامعین کے لیے تنگی داماں کا شکوہ کر رہا تھا۔

- اگلے روز 31 مئی 2015ء بروز منگل یہ وفد میر پور خاص پہنچا جہاں سندھ کی معروف درسگاہ جامعہ بحر العلوم السلفیہ کی تقریب بخاری اور تحفظ حرمین شریفین کانفرنس منعقد ہو رہی تھی۔ بعد نماز عصر استاذ العلماء ڈاکٹر فضل الٰہی نے بخاری شریف کی آخری حدیث پر عالمانہ وفاضلانہ درس دیا۔ بعد نماز مغرب قاری عبدالرحیم مظفر گڑھی کی تلاوت سے تحفظ حرمین شریفین کانفرنس کا آغاز ہوا' اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا حبیب الرحمٰن غالب نے ادا کیے۔ مولانا محمد ابراہیم بھٹی' مولانا حافظ عبدالباسط شیخوپوری اور مولانا عبدالرشید حجازی نے خطاب کیا۔ مولانا افتخار احمد ازہری سینیئر نائب ناظم اعلیٰ صوبہ سندھ وشیخ الحدیث جامعہ بحر العلوم السلفیہ نے علماء کرام اور سامعین حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ یاد رہے کہ اسی دن ایک دوسرا پروگرام سنجھورو ضلع سانگھڑ میں رکھا گیا تھا۔ جہاں مولانا محمد افضل سردار' مولانا محمد یوسف کاظم' مولانا داود ارشد اور آخری خطاب مولانا مفتی محمد یوسف محمدی نے فرمایا۔
- تیسرا پروگرام یکم جون 2015ء بعد نماز مغرب حیدر آباد پریس کلب کے آڈیٹوریم میں ہوا۔ تحفظ حرمین شریفین کانفرنس کی صدارت امیر سندھ مفتی محمد یوسف محمدی نے کی۔ کانفرنس کا آغاز مفتی محمد خالد اکرم مدنی امیر سٹی حیدر آباد کی تلاوت سے ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد اسحاق محمدی نے ادا کیے۔ کانفرنس سے حافظ عبدالباسط شیخوپوری' قاری خلیل الرحمٰن جاوید' امیر عبداللہ فاروقی اور مولانا عبدالرشید حجازی نے خطاب کیا۔ علماء کرام نے حیدر آباد میں قیام کیا جہاں پر شکیل احمد قریشی نے مہمان علماء کرام کی بھرپور میزبانی کی۔
- چوتھا پروگرام 2 جون 2015ء جامع مسجد اہل حدیث رحمانیہ شاہ خالد کالونی سکھر میں رکھا گیا تھا۔ قائدین کرام 2 جون کو سکھر پہنچے تو سکھر اسٹیشن پر مولانا عبدالرحمٰن ثاقب ناظم تبلیغ صوبہ سندھ' مولانا محمد عثمان امیر ضلع سکھر اور محمد نادر بھٹی رہنما اہل حدیث یوتھ فورس سکھر نے استقبال کیا اور انہیں وسیم بندھانی کی رہائش گاہ لے جایا گیا۔ بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد اہل حدیث مارچ بازار سکھر میں۔ پریس کانفرنس میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندوں اور بیورو چیفز نے شرکت کی۔ مولانا عبدالرشید حجازی نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ نے خطاب کیا' آپ کے ساتھ مولانا حافظ عبدالباسط شیخوپوری ناظم تبلیغ مرکزیہ' مولانا عبدالرحمٰن ثاقب ناظم تبلیغ صوبہ سندھ' مولانا محمد عثمان امیر ضلع سکھر' حاجی عبدالتین بندھانی سرپرست ضلع سکھر' حاجی عبدالحنان بندھانی امیر جماعت غرباء اہل حدیث سکھر اور دیگر موجود تھے۔ آپ نے کھل کر حرمین شریفین کے تحفظ کے بارے میں گفتگو کی اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کی اس بارے میں کی جانے والی کوشش وکاوش کو واضح کیا۔ اس کے علاوہ برما میں مسلمانوں کے قتل عام اور ان کی نسل کشی کی بھرپور مذمت کی' عالمی ضمیر کو جھنجھوڑا اور بھارت کے وزیر دفاع کے بیان کے جواب میں کہا کہ پاکستان نے کبھی دہشت گردی نہیں کی بلکہ وہ خود دہشت گردی کا شکار ہے اور بھارتی ایجنسی را کی دہشت گردی کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں رہی۔ الیکٹرانک میڈیا نے پریس کانفرنس کی کوریج نشر کی اور اگلے دن سندھی اور اردو اخبارات نے پریس کانفرنس کی خبر نمایاں طور پر شائع کی۔

بعد نماز عشاء جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث شاہ خالد کالونی میں تحفظ حرمین شریفین کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز عبدالرحمٰن عثمان کی تلاوت سے ہوا۔ مولانا محمد عثمان نے اسٹیج سیکرٹری کا فریضہ انجام دیا۔ مولانا عبدالرحمٰن ثاقب نے اپنے ابتدائی کلمات میں معزز ومکرم مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور سعودی عرب کے پاکستان پر احسانات کو واضح طور پر بیان کیا اور بتایا کہ یہی ہمارا برادر محسن اور دوست ملک ہے۔ حافظ عبدالباسط شیخوپوری اور مولانا عبدالرشید حجازی نے تفصیلی خطابات فرمائے' مولانا عبدالرشید حجازی نے تحفظ حرمین کے لیے عوام الناس کو کھڑے کر کے وعدہ لیا۔

پروگرام کے بعد رانا عبدالحفیظ ناظم مالیات ضلع سکھر کی طرف سے عشائیہ دیا گیا۔ اس طرح یہ چار روزہ دورہ بسلسلہ تحفظ حرمین شریفین کانفرنسز مکمل ہوا۔

رپورٹ: حافظ عمیر ثاقب سکھر

درخواست دعائے صحت

- مولانا حکیم محمد ابراہیم طارق' امیر تحصیل صفدر آباد گنگارام ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور حافظ عبدالرزاق صاحب ناظم تحصیل صفدر آباد کا ایک حادثہ میں گھٹنہ ٹوٹ گیا ہے۔ دونوں صاحبان کی صحت یابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

منجانب: (مولانا) مشتاق علی چھینہ' ناظم تبلیغ تحصیل صفدر آباد

اخبار الجماعۃ

تحفظ حرمین شریفین سیمینار رحیم یار خان

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان کی مرکزی قیادت کی ہدایات کی روشنی میں اہلحدیث یوتھ فورس جنوبی پنجاب کے صدر حافظ محمد عامر صدیقی کی کال پر اہلحدیث یوتھ فورس رحیم یار خان کے زیر اہتمام پریس کلب رحیم یار خان کے آڈیٹوریم ہال میں سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمنار کی صدارت اہلحدیث یوتھ فورس جنوبی پنجاب کے صدر صاحبزادہ حافظ نمد عامر صدیقی، صدر اہلحدیث یوتھ فورس جنوبی پنجاب نے کی جبکہ مہمان خصوصی ضلعی ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث حافظ محمد اسلم حنیف تھے رحیم یار خان میں فرزندان توحید وسنت نے ایک یادگار پروگرام بنادیا سینکڑوں نشستیں اور پروجیکٹر لگا کر پروگرام کو وسعت دی گئی جبکہ اسٹیج پر ضلع بھر سے علماء کرام خطباء، اہلحدیث یوتھ فورس و اہلحدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کے ذمہ داران اور صحافی حضرات کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ سیمینار کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبول سے کیا گیا۔ اسی دوران مرکزی قائدین تشریف لے آئے یوتھ فورس کے کارکنوں نے پھولوں کی پتیوں اور فلک شگاف نعروں تیرا میر میرا امیر ساجد میر ساجد میر، سرفروش سرفروش یوتھ فورس یوتھ فورس، حرمین کی حرمت پر جان بھی قربان ہے سعودی عرب سے رشتہ کیا لا الہ اللہ، صدیقی صاحب قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں سے قائدین کا استقبال کیا۔ مرکزی سیکرٹری جنرل حافظ فیصل افضل شیخ نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا کہ اہلحدیث یوتھ فورس کے جوان حرمین کے تحفظ کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث نے ہمیشہ ملک وملت کے مفاد میں فیصلے کیے ہیں آج ایک بار پھر ہماری قیادت نے اہلحدیث کا سر فخر سے بلند کردیا ہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ضلعی ناظم حافظ محمد اسلم حنیف نے کہا کہ اہلحدیث یوتھ فورس کے کارکنان مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے رحیم یار خان کی تاریخ میں ایک مثالی اور کامیاب پروگرام منعقد کیا۔ اہلحدیث یوتھ فورس جنوبی پنجاب کے صدر حافظ محمد عامر صدیقی نے کہا کہ سعودی عرب کا دفاع پاکستان اور عالم اسلام کا دفاع ہے پاک فوج کے جوانوں کو سعودی عرب روانہ کرنا پاکستان کیلئے اعزاز ہوگا۔ اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی صدر ڈاکٹر ذاکر الرحمن صدیقی نے کہا کہ وطن عزیز کے مسلمان تحفظ حرمین کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ نام نہاد دانشور پاکستان کو برادر اسلامی ملک سعودیہ سے دور کرنا چاہتے ہیں ہم ان کے ارادوں کو خاک میں ملادیں گے۔ سیمینار کے آخری مقرر جناب حافظ محمد عثمان شاکر نے کہا کہ اہلحدیث حرمین کی حفاظت کیلئے علامہ ساجد میر کی قیادت میں متحد ہیں سعودی عرب پاکستان کا محسن ملک ہے؛ ہمارے حکمران احسان فراموشی کا مظاہرہ کررہے ہیں۔ آج کے تاریخی سیمینار نے ثابت کردیا کہ نوجوان باشعور ہیں اور اہلحدیث یوتھ فورس کو منظم اور فعال بنا کر اسلام دشمن قوتوں کا ہر سطح پر محاسبہ کریں گے۔ سیمینار سے سیکرٹری جنرل جنوبی پنجاب ڈاکٹر عبدالکریم، ڈاکٹر عبدالغفار احسن، مولانا ضیاء الحق جانباز، مولانا عاصم شاہین، مولانا محمد اصغر سیفی، رانا محمد عثمان، مولانا شہزاد محمود، حافظ محمد شعیب نے بھی خطاب کیا حافظ محمد عامر صدیقی نے اہلحدیث یوتھ فورس کے ذمہ داران کو سیمینار کی کامیابی پر مبارک باد دی۔ سیمینار کے آخر میں شرکاء کے اعزاز میں پرتکلف عشایہ دیا گیا جبکہ مہمانان گرامی کے اعزاز میں ضلعی سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث حاجی عبدالوحید کی رہائش گاہ پر کھانے کا انتظام تھا۔

تعمیر مسجد میں تعاون کیجیے

جامع مسجد السلام اہل حدیث گلشن فیض نزد گورنمنٹ پولٹری فارم ہیڈ نوبہار (ڈاکخانہ ممتاز آباد) ملتان میں عرصہ آٹھ سال سے منزل اول تعمیر کے بعد دعوت دین کا کام الحمدللہ جاری ہے۔ اب منزل دوم سیڑھیاں، مختصر برآمدہ کی تعمیر کرنی ہے۔ ان شاء اللہ۔ ماہ رمضان کے بعد تعمیر مسجد میں تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ گذشتہ ایام میں اندرونی ہال میں ماربل کا فرش لگ چکا ہے۔ یاد رہے یہ مسجد متعدد آبادیوں لاثانی کالونی نگینہ آباد گیلانی کینال ویو کے درمیان ہے۔

اکاؤنٹ نمبر 900228 بنک آف پنجاب۔ ممتاز آباد ملتان

بنام محمد یٰسین شاد۔ رابطہ 0301-7578681

منجانب: احمد دین سعودی، معاون ومنتظم مسجد ہذا

دوسری سالانہ تبلیغی کانفرنس، کالاباغ، گلیات

14 جون کو صبح دس بجے جامع مسجد اہل حدیث کالاباغ گلیات میں تبلیغی کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا محمد یوسف صاحب نے کی۔ حضرت علامہ پروفیسر عبدالرزاق ساجد اور حضرت مولانا محمد حسن صاحب نے خطابات کیے۔ مولانا عتیق الرحمن، مولانا حفیظ الرحمن، مولانا الیاس مشتاق، مولانا سرفراز فاروقی، مولانا عرفان، حافظ عبیدالرحمن مدنی، حافظ ذیشان زید، حافظ عبدالحمید، مولانا صدیق اور دیگر ذمہ داران اور کارکنان نے شرکت کی۔

المرسل: شبیر احمد سلفی، سینئر نائب صدر ASF خیبر پختونخواہ

جمعیت اور جامعہ محمدیہ لیاقت پور کی سہ ماہی رپورٹ

اللہ کے فضل وکرم سے جماعت کے عظیم الشان ادارہ اور مسلک حقہ کے اس عظیم قلعہ جامعہ محمدیہ مرکز اہل حدیث لیاقت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ایک دینی ادارہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا ایک پلیٹ فارم بھی ہے۔ تحصیل بھر کا کوئی بھی پروگرام ہو اس میں مقامی جماعت کی اولین ترجیح اپنے مرکز کی جانب سے سایہ شفقت کی منتظر ہوتی ہے۔ 11 اپریل بروز ہفتہ اہل حدیث کے عظیم مؤرخ، مصنف کتب کثیرہ مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظ اللہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع رحیم یار خان کے ناظم جناب حافظ محمد اسلم حنیف رئیس جامعہ محمدیہ مرکز اہل حدیث لیاقت پور کی دعوت پر جامعہ میں تشریف لائے اور جامعہ کی جانب سے ان کو مؤرخ اہل حدیث کی اعزازی شیلڈ پیش کی گئی۔ اس موقع پر ضلع بھر کی مرکزی قیادت، یوتھ فورس کے نوجوان اور ملک کے مایہ ناز قاری عبیداللہ غازی ودیگر بھی تشریف فرما تھے۔ جامعہ کی جانب سے تمام شرکاء کو مولانا اسحاق بھٹی کی تصانیف میں سے ایک ایک کتاب بطور ہدیہ پیش کی گئی۔ مئی میں جامعہ محمدیہ مرکز اہل حدیث لیاقت پور میں خطبہ جمعہ دینے کے لیے مناظر اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ شیخوپوریؒ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا حافظ عبدالرحمن شیخوپوری تشریف لائے۔ 29 مئی کا خطبہ جمعہ مرکز میں حسب سابق رئیس الجامعہ حافظ محمد اسلم حنیف حفظ اللہ نے ارشاد فرمایا جبکہ مسجد تقویٰ اہل حدیث احمد پور مولانا اشفاق سلفی کی دعوت پر مولانا ضیاء الحق جانباز نے خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا اور مسجد اقصیٰ اہل حدیث میں راقم الحروف نے جمعہ کا خطبہ دیا۔ 12 جون بروز جمعۃ المبارک مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ضلع رحیم یار خان کی مرکزی قیادت جامعہ میں تشریف لائی۔ اس موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع رحیم یار خان کے قائم مقام امیر جناب حاجی عبدالوحید مغل اور ناظم ضلع رحیم یار خان حافظ محمد اسلم حنیف نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے برما کے مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وستم کی پرزور مذمت کی۔ 18 جون بروز جمعرات جامعہ کے اساتذہ کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں علاقہ بھر میں نماز تراویح کی امامت کے فرائض سرانجام دینے کے لیے جامعہ کے متعلمین کا تعین کیا گیا۔ امسال بھی مرکز میں حسب سابق عرصہ 34 سال سے نماز تراویح کی امامت کے فرائض شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ حافظ محمد اسلم حنیف سرانجام دے رہے ہیں اور تراویح میں تلاوت ہونے والے مخصوص حصہ کا خلاصہ بیان فرماتے ہیں۔ امسال جامعہ کے زیر انتظام 11 مساجد میں نماز تراویح کی امامت کے فرائض جامعہ کے فاضلین اور متعلمین سرانجام دے رہے ہیں۔ جامعہ کے زیر اہتمام مساجد میں رمضان المبارک میں بوقت افطاری دروس قرآن کے 19 پروگرام ہونا طے پائے۔

منجانب: احسان الحق لیاقت پوری، مدرس جامعہ ہذا

احباب جماعت کی خدمت میں!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..... جامعہ سلفیہ فیصل آباد پاکستان بھر میں ایک معتبر تعلیمی ادارہ ہے جس کی تعلیمی، تربیتی، دعوتی واصلاحی سرگرمیوں سے آپ بخوبی آگاہ ہیں۔ پاکستان کے طول وعرض سے سینکڑوں تشنگان علوم اسلامیہ اپنی علمی پیاس بجھا رہے ہیں۔ جن کی تعلیم وتربیت کے لیے قابل ترین اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی خدمات حاصل ہیں جو شبانہ روز بڑی محنت اور لگن سے تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جامعہ میں اسلامی وشرعی علوم کے ساتھ عصری علوم کا بھی بخوبی اہتمام ہے۔ جامعہ میں زیر تعلیم طلبہ سے کسی قسم کی کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔ بلکہ انہیں بہترین تعلیم کے ساتھ ساتھ کھانا، کتب، رہائش، بجلی، پانی اور علاج معالجہ کی سہولتیں مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

جامعہ کے اعلیٰ ترین مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے لاکھوں روپے ماہانہ درکار ہیں جو ہمیشہ آپ کے خصوصی تعاون سے حاصل ہوتے ہیں۔ موجودہ اقتصادی بحران اور کمر توڑ مہنگائی سے جامعہ کا سالانہ بجٹ بری طرح متاثر ہوا ہے اور اخراجات میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔ اس مقدس مشن کو جاری رکھنا اور کتاب وسنت کی تعلیم کی سرپرستی کرنا ہم سب کی اولین ذمہ داری ہے۔ اگر آپ تعاون نہیں کریں گے تو یہ کام کون کرے گا؟ دینی مدارس کے خلاف عالمی سازشیں عروج پر ہیں اور بدخواہوں کی پوری کوشش ہے کہ دینی مدارس بند ہو جائیں۔ ذرا سوچیے! ایسی صورت میں علماء، خطباء، اسلامی سکالرز، واعظین، مفتیان دین کہاں سے میسر ہوں گے۔ اس لیے آپ سے التماس ہے کہ پہلے سے زیادہ تعاون فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی توجہ دلائیں کہ وہ اس کار خیر میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ رمضان المبارک کی آمد آمد ہے اس ماہ مبارک میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے لیے اپنا تعاون مخصوص فرما کر مطلع فرمائیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو ایمان اور صحت کی سلامتی کے ساتھ طویل عمر عطا فرمائے اور آپ کا عطیہ قبول فرمائے۔ آمین!

اپنا تعاون بذریعہ اکاؤنٹ نمبر 0209-00366572-03 حبیب بنک لمیٹڈ گول کلاتھ برانچ فیصل آباد پر Online بھی بھیج سکتے ہیں۔.....رابطہ: 0300-9653243 - 0300-6600874 (الحاج بشیر احمد، صدر جامعہ ہذا)

روہنگیا مسلمانوں کی ہر طرح سے مدد مسلم اُمہ پر فرض عین ہے

اسلام آباد..... برما میں روہنگیا مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم کی انتہا ہو چکی ہے۔ مگر ملت اسلامیہ جرأت کا مظاہرہ نہیں کر رہی۔ مسلم ممالک کے حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ روہنگیا مسلمانوں پر مظالم کو رکوایا جائے اور انہیں برما میں شہری وانسانی حقوق دلوائے جائیں۔ برمی مسلمانوں پر ہونے والے مظالم انسانیت کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے رہنماؤں حافظ مقصود احمد امیر، چوہدری محمد یوسف سلفی ناظم، قاری ظہیر احمد، سینئر نائب ناظم، حافظ عابد رشید ناظم مالیات اور ایم این اے سلفی ناظم رابطہ نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔ حافظ مقصود احمد نے کہا کہ دنیا بھر میں مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ ڈھائے جا رہے ہیں اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ موجودہ حالات میں مسلمانان عالم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں۔ چوہدری محمد یوسف سلفی نے کہا کہ روہنگیا مسلمانوں کی ہر طرح سے مدد مسلم امہ پر فرض عین ہے۔ پریشان حال روہنگیا مسلمان ''محمد بن قاسم'' جیسے مسیحا کے منتظر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ برما کے مسلمانوں کے قتل عام کے ذریعے نسل کشی کے غیر انسانی فعل پر اقوام متحدہ، انسانی حقوق کی این جی اوز کی خاموشی شرمناک ہے۔ حکومت پاکستان کا روہنگیا مسلمانوں کے مسئلے کو سلامتی کونسل میں لے جانے کا فیصلہ خوش آئند ہے۔ .....(ایم این اے سلفی۔ میڈیا سیل اسلام آباد)

سالانہ تقریب حفظ القرآن

مرکزی جمعیت اہل حدیث A.Y.F سیکٹر ترکھنی بنگلہ کے زیر اہتمام 13 جون 2015ء کو بعد نماز عصر جامعہ اسلامیہ مرکز اہل حدیث اڈا ترکھنی بنگلہ میں سالانہ تقریب حفظ القرآن منعقد ہوئی جس میں شیخ الحدیث مولانا عبداللہ امجد چھتوی اور مولانا منظور احمد نے خطابات کیے۔

منجانب: قاری بلال شاد، عارفوالہ

تقریب صحیح بخاری

16 جون بروز منگل بعد نماز عشاء جامعہ علوم الحدیث صدیقیہ، گلشن اقبال کالونی عارفوالا میں تکمیل صحیح البخاری کے عنوان پر ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں تلاوت قرآن مجید کی سعادت قاری محمد صہیب احمد سعیدی مدرس جامعہ ہذا نے حاصل کی، اس کے بعد صحیح البخاری کے عنوان پر شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی صاحب نے مدلل اور مفصل گفتگو فرمائی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ قرآن وحدیث قوانین کو فی الفور پاکستان میں نافذ کیا جائے اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے افراد اس عمل کی تائید کرتے ہیں جو انہوں نے (نماز اور اذان) کو ایک ٹائم پر ادا کرنے کا فیصلہ ہے۔ اس عمل سے پاکستان میں اتحاد کی فضاء قائم ہوگی۔ (ان شاء اللہ) شیخ کے خطاب کے بعد مولانا عبدالرزاق طاہر نے بھی شاندار خطاب کیا۔ یہ پروگرام امیر ضلع قاری محمد یحییٰ صابر کی نگرانی میں ہوا۔ پروگرام الحمدللہ بہت کامیاب رہا۔ جس میں طلبہ اور احباب جماعت کے ساتھ ساتھ خصوصی طور پر قاری عبدالرزاق مشتاق، مولانا محمد اشرف سلیم، مولانا محمد بلال شہزاد، قاری محمد یٰسین یزدانی، چوہدری شکیل علوی، حافظ عبدالعزیز ربانی، محمد یٰسین تبسم، مولانا محمد عبداللہ شعبان اور راقم الحروف حافظ محمد زکریا یزدانی شامل تھے۔ منجانب: حافظ محمد زکریا یزدانی۔ عارفوالا

اقتصادی راہداری منصوبے پر مودی حکومت کی پاکستان دشمن پالیسی

اسلام آباد..... مودی حکومت کی پاکستان دشمن پالیسی کے اعلان پر اقتصادی راہداری منصوبے کی تکمیل کے لیے حکومت Do or Die کا راستہ اختیار کرے۔ بھارت جان لے اقتصادی راہداری منصوبہ پر پوری قوم متحد ہے، ہر قیمت پر اس منصوبے کا تحفظ کریں گے۔ بھارتی دھمکی کے بعد اقتصادی راہداری کی تکمیل ہم پر فرض ہو چکی ہے۔ اقتصادی راہداری پر بھارتی بیانات اس کے مذموم عزائم کے عکاس ہیں۔ دشمن کے ان عزائم کو ناکام بنانا وقت کی آواز ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے رہنماؤں حافظ مقصود احمد امیر، چوہدری محمد یوسف سلفی ناظم، قاری ظہیر احمد سینئر نائب ناظم، حافظ عابد رشید ناظم مالیات اور ایم این اے سلفی ناظم رابطہ نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اقتصادی راہداری منصوبے کی اہمیت وافادیت اور اسکے تحفظ کے لیے رائے عامہ ہموار کریگی۔ انہوں نے کہا کہ پاک چین اقتصادی معاہدہ خطے میں ترقی وخوشحالی کے دروازے کھولے گا۔ بھارت، اسرائیل اور امریکہ گٹھ جوڑ خطے کے امن کی تباہی کا سبب بنے گا۔ دریں اثنا انہوں نے کشمیر سے متعلق آرمی چیف کے بیان کو سراہتے ہوئے کہا کہ جنرل راحیل شریف نے اصولی موقف دوہرایا ہے۔ پاکستانی اپنے کشمیری بھائیوں کی ہر سطح پر حمایت کرتے ہیں۔ چوہدری محمد یوسف سلفی نے کہا کہ آٹھ لاکھ بھارتی افواج کشمیریوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم نہیں رکھ سکتی۔ پاکستانیوں اور کشمیریوں کے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں۔ ان کی آزادی کی منزل قریب ہے۔ آرمی چیف کے کشمیر متعلق اصولی موقف کی تائید کرتے ہیں۔

منجانب: ایم این اے سلفی۔ میڈیا ایڈوائزر اسلام آباد

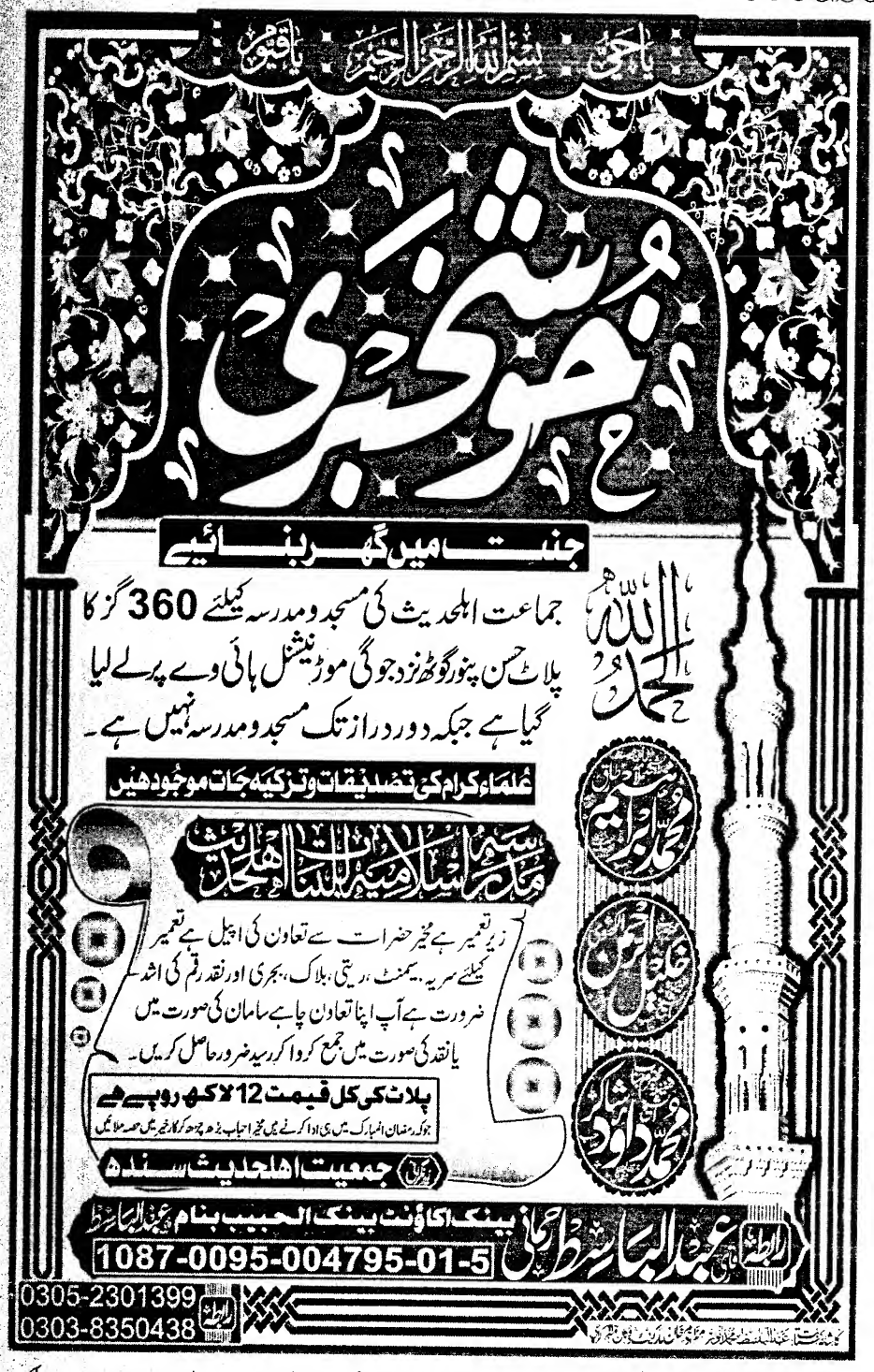
یا حی یا قیوم بسم اللہ الرحمن الرحیم
خوشخبری
جنت میں گھر بنائیے
الحمد للہ
جماعت اہلحدیث کی مسجد و مدرسہ کیلئے 360 گز کا پلاٹ حسن پنور گوٹھ نزد جوگی موڑ نیشنل ہائی وے پر لے لیا گیا ہے جبکہ دور دراز تک مسجد و مدرسہ نہیں ہے۔
علماء کرام کی تصدیقات و تزکیہ جات موجود ہیں
مدرسہ اسلامیہ اہلحدیث
زیر تعمیر ہے مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے تعمیر کیلئے سریہ، سیمنٹ، ریتی، بلاک، بجری اور نقد رقم کی اشد ضرورت ہے آپ اپنا تعاون چاہے سامان کی صورت میں یا نقد کی صورت میں جمع کروا کر رسید ضرور حاصل کریں۔
پلاٹ کی کل قیمت 12 لاکھ روپے ہے
جو کہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرنے میں مخیر احباب بڑھ چڑھ کر اجر خیر میں حصہ لیں
جمعیت اہلحدیث سندھ
محمد ابراہیم
خلیل الرحمن
محمد داؤد
رابطہ عبدالبارث طارق
بینک اکاؤنٹ بینک الحبیب بنام عبدالبارث
1087-0095-004795-01-5
رابطہ
0305-2301399
0303-8350438

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ٹانک خیبر پختونخواہ کی کابینہ

سرپرست: مولانا عبدالقادر اعوان 0301-6955576
امیر: حاجی مہربان 346-9499656
نائب امیر: حاجی لال باز 0313-7656460
ناظم: محمد اعوان 0301-3885409
ناظم مالیات: غلام ہاشم 0346-9502573
ناظم تبلیغ: قاری عزیز اللہ 0346-9058971

ضرورت مدرسین وخادم مسجد

جامعۃ الدراسات الاسلامیہ (مرکز ام الہدیٰ) فتح گڑھ ہربنس پورہ لاہور کے شعبہ درس نظامی کے لیے کہنہ مشق مدرسین جو تمام درسی کتب پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہوں۔ شعبہ حفظ القرآن کے لیے ماہر تجوید وقراءت مدرس اور جامع مسجد ام الہدیٰ کے لیے محنتی متشرع خادم کی فوری ضرورت ہے۔ مشاہرہ حسب لیاقت دیا جائے گا۔
رابطہ: ناظم جامعہ حافظ عبدالرؤف بن شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی 0300-9491221

خطبہ جمعۃ المبارک

3 جولائی بمطابق 16 رمضان المبارک کا خطبہ جمعۃ المبارک مال چک 67 مسجد ابوبکرؓ اہل حدیث ضلع فیصل آباد میں جناب ملک ثناء اللہ صاحب ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!
منجانب: ابومرشد قاری عبدالستار قاسم خطیب مسجد ہذا

انتقال پرملال

مولانا عبدالصمد میرپوری کو صدمہ!

گذشتہ دنوں جامعہ عظیمیہ سلفیہ چترپڑی میرپور (آزاد کشمیر) کے رئیس مولانا عبدالصمد فاضل مدینہ یونیورسٹی کے والد محترم مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ مولانا صاحب نے خود پڑھائی اور نماز جنازہ میں مولانا قاری محمد اعظم عارف، آفتاب احمد انصاری، قاری محمد الیاس خاں واحباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین! (ادارہ)

مولانا محمد الیاس کمبوہ کو صدمہ

مولانا محمد الیاس کمبوہ صدر A.Y.F تحصیل صفدر آباد ضلع شیخوپورہ کے والد محترم حاجی غلام نبی کمبوہ 8 مئی کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ نماز جنازہ مولانا حکیم محمد ابراہیم طارق امیر تحصیل صفدر آباد نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ضلع بھر سے سیاسی ومذہبی رہنماؤں سمیت کثیر تعداد میں علماء وحفاظ کرام شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!
منجانب: (مولانا) مشتاق علی چھینہ، ناظم تبلیغ تحصیل صفدر آباد

گذشتہ دنوں جماعت کی بزرگ شخصیت جناب عبدالشکور رضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم انتہائی شریف النفس، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دینی ومسلکی تڑپ رکھنے والے انسان تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ میں احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی دنیاوی لغزشوں سے درگذر فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!
دعا گو: ڈاکٹر عبدالسمیع، نمائندہ خصوصی ہفت روزہ اہل حدیث ضلع سیالکوٹ

مسجد لسوڑیوالی شیرانوالہ گیٹ لاہور کے پرانے استاذ، استاذ الحفاظ محترم قاری محمد موسیٰ کلیم ستھوی میو ہسپتال میں داعی

اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! قاری صاحب موصوف عرصہ 45 سال سے اسی ادارے سے منسلک تھے۔ چند سال قبل بستر علالت پر تھے کہ پیغام اجل آپہنچا۔ 14 جون نماز عشاء کے بعد لسوڑیوالی مسجد میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں الشیخ محمد ادریس عاصم، مولانا ابوبکر صدیق، قاری عبدالواحد، قاری اشتیاق احمد ساقی، قاری بشیر احمد، قاری عبدالودود عاصم، سید طاہر محمود شاہ بخاری کے علاوہ دیگر سینکڑوں جماعتی وسماجی شخصیات اور کثیر تعداد میں علماء وقراء کرام نے شرکت کی۔ قاری صاحب راقم الحروف کے بڑے بہنوئی تھے۔ سوگواران میں مرحوم قاری صاحب نے ایک بیوہ 5 بیٹیاں اور 4 بیٹے چھوڑے ہیں جن میں سے دو بیٹے عالم دین ہیں۔ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کی بشری لغزشوں سے درگذر فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

شریک غم: بلال احمد قریشی 0304-4130186
خطیب ومدیر التعلیم جامعہ ابی ہریرہ اہل حدیث شرقپور ضلع شیخوپورہ

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خودتیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167
نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

ہر شہر، ہر ضلع سے ڈسٹری بیوٹر درکار ہیں

ہماری پروڈکٹ ''ایزی پیپر سوپ'' جو فی زمانہ گھر سے باہر سفر میں، آفس میں، مسجد میں، سکول وکالج میں ہر ایک کی شدید ضرورت بن چکا ہے۔ کی مارکیٹنگ کے لیے ہر شہر سے ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں۔ دس ہزار روپے سے اپنا ذاتی کاروبار شروع کریں اور ماہانہ ہزاروں روپے کمائیں۔ محنتی، ایماندار، کاروباری حضرات رابطہ کریں۔

مینجنگ ڈائریکٹر... قاری حافظ ظفر اقبال
0335/0300-5150317

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ

مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''جوھر نایاب'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

اشاعت دین کا عظیم مرکز ادارہ تبلیغ اسلام جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) جام پور

ادارہ تبلیغ اسلام

ادارہ ہذا ایک عرصہ سے دین حقہ کی نشر واشاعت میں کوشاں ہے' یہ واحد ادارہ ہے جس کی طرف سے فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر قرآن وحدیث کی روشنی میں اصلاحی وتبلیغی لٹریچر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ دین حقہ کی اشاعت کا یہ سب کام مخیر احباب کے رضا کارانہ تعاون سے انجام دیا جارہا ہے۔ اسلامی لٹریچر کی اشاعت ومفت تقسیم صدقۂ جاریہ ہے۔

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ)

ادارہ ہذا کے تحت علاقہ کی معروف دینی درسگاہ جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) قائم ہے جس میں یتیم' غریب اور نادار بچے قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ زیر تعلیم تمام طلباء کے اقامتی وتعلیمی اخراجات جامعہ کی طرف سے برداشت کیے جاتے ہیں۔ طلباء کو لباس' بستر' علاج ودیگر تمام سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

شعبۂ خدمت خلق

شعبۂ خدمت خلق کی طرف سے غریب افراد کی مختلف امور میں مالی اعانت کی جاتی ہے۔

قرآن مجید وکتب احادیث فنڈ

ادارہ ہذا کے تحت اس فنڈ میں آمدہ تعاون سے قرآن مجید مع تفسیر احسن البیان' قرآن مجید مترجم' کتب احادیث' بلوغ المرام' صحاح ستہ ودیگر اہم کتب احادیث غریب اور خواہشمند اہل علم کو مفت فراہم کرنے کا پروگرام ہے۔ یہ بہت بڑا صدقۂ جاریہ ہے۔ اس مد میں مخیر حضرات اپنی اور اپنے مرحوم پیاروں کی طرف سے زکوٰۃ' عشر' عطیات مد سے تعاون فرما سکتے ہیں۔

اپیل تعاون

تمام مخیر احباب سے پرزور اپیل ہے کہ رمضان المبارک میں خصوصی طور پر زکوٰۃ' صدقات' عطیات' عشر وغیرہ مد سے تعاون ارسال فرمائیں۔ جس قدر آپ کا تعاون ہمیں حاصل ہوگا اسی قدر ہم دین حقہ کی ترویج واشاعت کر سکیں گے۔

تعاون بذریعہ بنک

- حبیب بنک جام پور آن لائن نمبر 11070005202201
- مسلم کمرشل بنک جام پور آن لائن نمبر 0114202010000993

محمد یٰسین راہی

بذریعہ منی آرڈر محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور' پنجاب' پاکستان

مقام

مرکزی جمعیت اہل حدیث، اہل حدیث یوتھ فورس، اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن تحصیل رحیم یار کے زیر اہتمام

مرکز منہاج الاسلام اہلحدیث

المعروف ثناء اللہ قصوری والا مرکز

خوبصورت کالونی
مین شاہراہ روڈ نزد وائرلس گیٹ
رحیم یار خان

تبلیغی و اصلاحی

مغفرتوں بھرے رمضان المبارک میں

فقید المثال

خطابات جمعۃ المبارک

ایمان افروز

عظیم الشان

ان شاء اللہ

رمضان المبارک کا پہلا خطبہ جمعہ بندے کے وفادار دو ساتھی	رمضان المبارک کا دوسرا خطبہ جمعہ تذکرہ ایک بادشاہ، سفیر اور عظیم گھر کا	رمضان المبارک کا تیسرا خطبہ جمعہ اللہ سے دوستی مگر کیسے؟	رمضان المبارک کا چوتھا خطبہ جمعہ تذکرہ دو انمول موتیوں کا	رمضان المبارک کا پانچواں خطبہ جمعہ دو باکمال ساتھی

خواتین کیلئے پردے کا انتظام ہوگا

اہل اسلام سے شرکت کی اپیل ہے

حضرت مولانا خطیب اسلام حافظ

جناب محترم ابو طلحہ واعظ خوش الحان شاہد صاحب

ثناء اللہ

قصوری

قاری

نائب ناظم تعلیمات مرکزیہ پنجاب
خطیب و بانی مرکز ہذا ناظم اعلیٰ مرکزی
جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خان
حفظہ اللہ

نوٹ: مرکز ہذا میں روزانہ نماز تراویح میں پڑھے گئے قرآن کا خلاصہ بیان ہوگا۔ ان شاء اللہ۔
خواتین اور مرد حضرات کیلئے الگ الگ اعتکاف کا خصوصی اہتمام ہوگا۔
سحری و افطاری بذمہ مرکز ہوگی۔
27ویں رات ختم قرآن کے موقع پر فضائل قرآن اجتماع ہوگا۔ ان شاء اللہ۔
تفصیلی اشتہار کا انتظار فرمائیں

الداعی الی القرآن والسنہ: طلباء ترجمۃ القرآن والحدیث کلاس مرکز ہذا

کلیہ دارالقرآن والحدیث (رجسٹرڈ) جناح کالونی فیصل آباد

اعلان داخلہ

۱۰ شوال سے آخر شوال تک

☆ اقتدار اسلاف کا داعی و علمبردار ☆ علوم اسلامیہ کا عظیم و قدیم ادارہ
☆ پون صدی سے زائد کتاب و سنت کی خدمت میں پیش پیش
☆ کلیہ کے فیض یافتگان اندرون و بیرون ملک خدمت دین کی ترویج میں کوشاں

کلیہ دارالقرآن والحدیث کا اعزاز

امسال کلیہ ھذا کے 4 طلبہ

حافظ محمد شاہد خدا بخش، حافظ محمد رضوان بشیر
حافظ قاری عبدالرشید، حبیب الرحمٰن سلیم
کا مدینہ یونیورسٹی (سعودیہ) میں داخلہ ہو چکا ہے (للہ الحمد)

جامعہ اسلامیہ (سعودیہ) میں زیر تعلیم دارالقرآن کے متعدد طلبہ میں سے 2 طلبہ عبدالرؤف غوری، علی عرفان کا داخلہ ایم فل M. Fill میں ہو چکا ہے جو کہ کلیہ ھذا کا عظیم الشان اعزاز ہے۔ مزید برآں علی عرفان نے کلیۃ الشریعہ میں تمام پاکستانی طلبہ سے اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

شرائط داخلہ

درس نظامی
1۔ مڈل پاس
2۔ پرائمری مع حفظ القرآن

شعبہ حفظ
ناظرہ بمع پرائمری

شعبہ تجوید
حافظ قرآن بمع پرائمری

شعبہ جات

شعبہ درس نظامی
حفظ مع التجوید
کمپیوٹر کی تعلیم
شعبہ نشر و اشاعت
شعبہ نشاطات الثقافیہ
دارالافتاء
دعوت و تبلیغ

مڈل تا ایف اے اور وفاق المدارس کی تعلیم لازمی

حفظ مع التجوید کے ساتھ ساتھ منتخب سورتوں کا ترجمہ مع عقیدہ کی تعلیم اور مسنون نماز اور دعائیں

خصوصیات

☆ مدینہ یونیورسٹی، جامعہ اُم القریٰ مکۃ المکرمہ، جامعہ ملک سعود الاسلامیہ ریاض سے الحاق ☆ آخری چار کلاسز میں مقالہ جات کا اہتمام
☆ مسابقات ☆ تقریری و تحریری سرگرمیاں ☆ صاف ستھرا ماحول ☆ تعلیمی نظم و ضبط ☆ اسلامی اخلاق و آداب ☆ علمی مباحثے
☆ کھانے کا بہترین معیار ☆ عربی بول چال کیلئے سازگار ماحول ☆ خوراک بہترین رہائش اور میڈیکل کی سہولیات بلامعاوضہ ہیں
☆ تجربہ کار فاضلین جامعہ اسلامیہ (سعودیہ) کی زیر نگرانی

نوٹ: شناختی کارڈ کی کاپی اور سرپرست کا ہمراہ آنا ضروری ہے

محمد انس مدنی مدیر و انتظامیہ کلیہ دارالقرآن والحدیث (رجسٹرڈ) جناح کالونی فیصل آباد
0300-6600069
041-2645531
041-2649561

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith
042-37720257
Paigham T.V:
042-37722876

زیر سرپرستی
حضرۃ مولانا شیخ الحدیث عبدالرشید محدث ہزاروی

رئیس الجامعہ

جامعۃ الدراسات الاسلامیہ

(مرکز ام الھدیٰ)

نئے تعلیمی سال کا داخلہ 10 شوال سے آخر شوال تک جاری رہے گا۔

خصوصیات

- قابل، محنتی، تجربہ کار اساتذہ کی خدمات
- تعلیم کے ساتھ تربیت پر خصوصی توجہ
- اشراق وتہجد کی نماز کا باقاعدہ اہتمام
- ہر طالب علم کو ماہانہ وظیفہ
- وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق
- کمپیوٹر کورسز کے لیے لیب کا انتظام
- دینی وعصری علوم کی کتب کی مفت فراہمی
- قیام وطعام علاج ومعالجہ بذمہ جامعہ
- عالیشان عمارت اور تعلیمی ماحول
- ہر بچے کی عبارت پر خصوصی توجہ
- حفظ حدیث کا اہتمام
- دینی ودنیاوی کتب کی لائبریری
- فن تقریر میں مہارت کے لیے مشق
- برلب نہر خوبصورت محل وقوع

شعبہ جات

- درس نظامی
- تحفیظ القرآن
- علوم عصریہ
- کمپیوٹر کورسز
- فتاویٰ جات
- بیت المال
- رمضان میں دورہ جات

حافظ عبدالرؤف
ناظم جامعۃ الدراسات الاسلامیہ
کینال بنک عزیز پلی ہربنس پورہ لاہور
0300-9491221
0300-4639354